رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۲۵

ٹیلیفون نمبر ۹۱

الفضل قادیان

روزانہ

THE DAILY ALFAZL QADIAN.

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شرح چندہ پیشگی سالانہ ششماہی سہ ماہی بیرون ہند سالانہ

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

تار کا پتہ "الفضل قادیان"

جلد ۲۶ | ۲۲ ربیع الثانی ۱۳۵۷ھ | یوم سہ شنبہ | مطابق ۲۱ جون ۱۹۳۸ء | نمبر ۱۳۹

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۹ جون۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۸½ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت بوجہ گلے۔ اور سر درد کی تکلیف کے ناساز ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دُعا فرمائیں :۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو آج ضُعف بہت ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا فرماتے رہیں :۔

آج جناب چودھری فتح محمد صاحب سیال ایم۔اے ناظر اعلےٰ۔ جناب مولوی عبد المغنی خان صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ اور کئی ایک مبلغین تلونڈی جھنگلاں ضلع گورداسپور کے جلسہ پر گئے :۔

شیخ یوسف علی صاحب نائب ناظر امور عامہ کی طبیعت پھر علیل ہو گئی ہے۔ احباب دعائے صحت کریں :۔

چودھری نعمت اللہ صاحب گوہر بی۔اے کئی دنوں سے بعارضہ بخار و دیگر عوارضات سخت بیمار ہیں۔ دعائے صحت کی جائے :۔

مولوی چراغ الدین صاحب مبلغ چند روز کی رخصت پر آج راولپنڈی سے آئے ہیں۔ مولوی صاحب بیمار ہیں احباب ان کی صحت کے لئے دُعا کریں :۔

ڈاکٹر چودھری محمد شاہنواز خان صاحب کے لڑکے کا نام حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے رشید احمد تجویز فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے :۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا تعالےٰ کی ستاری کا شیوہ اختیار کرو

"خدا تعالےٰ کی ستاری ایسی ہے۔ کہ وہ انسان کے گناہ اور خطاؤں کو دیکھتا ہے۔ لیکن اپنی اس صفت کے باعث اس کی غلط کاریوں کو اس وقت تک جب تک کہ وُہ اعتدال کی حد سے نہ گزر جائے۔ ڈھانپتا ہے۔ لیکن انسان کسی دوسرے کی غلطی دیکھتا بھی نہیں۔ اور شور مچاتا ہے۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ انسان کم حوصلہ ہے اور خدا تعالےٰ کی ذات حلیم و کریم ہے۔ ظالم انسان اپنے نفس پر ظلم کر بیٹھتا ہے۔ اور کبھی کبھی خدا تعالےٰ کے حلم پر پوری اطلاع نہ رکھنے کے باعث بے باک ہو جاتا ہے۔ اس وقت ذو انتقام کی صفت کام کرتی ہے۔ اور پھر اُسے پکڑ لیتی ہے۔ ہندو لوگ کہا کرتے ہیں۔ کہ پرمیشر اور اوتار میں ویر ہے یعنے خدا حد سے بڑھی ہوئی بات کو عزیز نہیں رکھتا باایں ہمہ وُہ ایسا رحیم کریم ہے۔ کہ ایسی حالت میں بھی اگر انسان نہایت خشوع اور خضوع کے ساتھ آستانۂ الٰہی پر جا گرے۔ تو وہ رحم کے ساتھ اس پر نظر کرتا ہے۔ غرض یہ ہے۔ کہ جیسے اللہ تعالےٰ ہماری خطاؤں پر معاً نظر نہیں کرتا۔ اور اپنی ستاری کے طفیل رسوا نہیں کرتا۔ تو ہم کو بھی چاہیئے۔ کہ ہر ایسی بات پر جو کسی دوسرے کی رسوائی۔ یا ذلت پر مبنی ہو۔ فی الفور مُونہہ نہ کھولیں"

(الحکم ۱۶۔ جون ۱۸۹۹ء)

غفلت کا بہترین علاج استغفار ہے

"بعض لوگوں کی حالت ایسی ہوتی ہے۔ کہ ان کو ایسے اسباب پیش آ جاتے ہیں۔ مثلاً ملازمت۔ یا کوئی اور وجہ کہ ان کی عمر کا ایک بڑا حصہ ظلماتی حالت میں گزرتا ہے۔ نہ پابندی نماز کی طرف توجہ کرتے ہیں نہ قال اللہ۔ اور قال الرسول سننے کا موقعہ ملتا ہے۔ کتاب اللہ پر غور کرنے کا ان کو خیال تک بھی نہیں آتا۔ ایسی صورت میں جب ایک زمانہ ظلمت کا گزر جائے۔ تو یہ خیالات راسخ ہو کر طبیعت ثانیہ کا رنگ پکڑ جاتے ہیں۔ پس اس وقت اگر انسان توبہ اور استغفار کی طرف توجہ نہ کرے۔ تو سمجھو کہ بڑا ہی بدقسمت ہے۔ غفلت اور سستی کا بہترین علاج استغفار ہے۔ سابقہ غفلتوں اور سستیوں کی وجہ سے کوئی ابتلاء بھی آ جائے۔ تو راتوں کو اٹھ اُٹھ کر نسیم ہے۔ اور دعائیں کرے۔ اور خدا تعالےٰ کے حضور ایک سچی اور پاک تبدیلی کا وعدہ کرے" (الحکم ۱۶۔ جون ۱۸۹۹ء)

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۱۵ جون ۱۹۳۸ء تک بیعت کرنیوالوں کے نام

ہندوستان کے مندرجہ ذیل اصحاب دستی اور بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخلِ احمدیت ہوئے۔

نمبر	نام	نمبر	نام
۶۷۲	برکت بی بی صاحبہ میر پور سندھ	۶۹۲	سرداراں بی بی صاحبہ ضلع منٹگمری
۶۷۳	سلامت بی بی صاحبہ "	۶۹۳	جنت بی بی صاحبہ " "
۶۷۴	مہر النساء صاحبہ "	۶۹۴	مائی رجاواں صاحبہ " "
۶۷۵	محمد حسین صاحب ضلع گوجرانوالہ	۶۹۵	مسماۃ فاطمہ بی بی صاحبہ ہوشیارپور
۶۷۶	محمد الدین صاحب " امرتسر	۶۹۶	" عظمت بی بی صاحبہ " لدھیانہ
۶۷۷	سردار بی بی صاحبہ "	۶۹۷	سید غلام شبیر حسین شاہ صاحب بنوں
۶۷۸	مستری عمر الدین صاحب ریاست بہاولپور	۶۹۸	ریاست علی صاحب حیدرآباد دکن
۶۷۹	فتح علی صاحب ضلع گورداسپور	۶۹۹	عبد اللہ خاں صاحب سنگھ بھوم
۶۸۰	مسماۃ ریشم بی بی صاحبہ " منٹگمری	۷۰۰	محبوب خان صاحب "
۶۸۱	شوکت سلطان صاحبہ " گورداسپور	۷۰۱	شیخ جعفر صاحب "
۶۸۲	جان بی بی صاحبہ کانگڑہ	۷۰۲	بکرم خان صاحب "
۶۸۳	چودھری چراغ الدین صاحب منٹگمری	۷۰۳	تاش خان صاحب "
۶۸۴	محمد حسین صاحب "	۷۰۴	انعام الدین صاحب ضلع ہوشیارپور
۶۸۵	اکبر علی صاحب "	۷۰۵	مسماۃ بی بی صاحبہ " گورداسپور
۶۸۶	نور محمد صاحب "	۷۰۶	سیدہ بی بی صاحبہ شیخوپورہ
۶۸۷	اصغر علی صاحب "	۷۰۷	مشتاق محمد شاہ صاحب دادو سندھ
۶۸۸	مائی عمراں صاحبہ "	۷۰۸	محمد عبد القیوم صاحب راولپنڈی
۶۸۹	رانی صاحبہ "	۷۰۹	محمد عبد الخالق صاحب "
۶۹۰	صوباں صاحبہ "	۷۱۰	مسماۃ مقبول بی بی صاحبہ "
۶۹۱	نواب بی بی صاحبہ "		

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کا ارشاد

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کا ارشاد ہے۔ کہ صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ ابن حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کامیابی اور بخیریت واپسی کے لئے تمام احمدی جماعتیں دعا کرتی رہیں۔ نیز انہوں نے جو امتحان دیا ہے۔ اس میں کامیابی کے لئے بھی دعا کی جائے ؛

جماعت کا یوں بھی فرض ہے۔ کہ صاحبزادہ صاحب موصوف کے لئے دعائیں کرے۔ لیکن اب جبکہ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کا ارشاد ہے۔ تو خصوصیت سے دعائیں کرنی چاہئیں ؛

مرکزی چندہ کے متعلق

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد

اس سے پہلے بیت المال کی طرف سے مختلف طریق پر بار بار اعلان ہو چکا ہے۔ اور صدر انجمن کے قواعد میں یہ ایک قاعدہ ہے۔ کہ مرکزی چندوں کا روپیہ اپنے طور پر روکنے یا خرچ کرنے کا کسی جماعت یا فرد کو اختیار نہیں مگر باوجود اس کے پھر بھی بعض دوستوں نے مرکزی روپیہ کو دوسرے مصرف میں لانے کے لئے روک لیا جس کی رپورٹ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور پہونچی تو حضور نے حسب ذیل امور قاعدہ کے رنگ میں اپنی قلم سے تحریر فرمائے۔

"کسی جماعت کو مرکزی چندہ خرچ کرنا بلا منظوری کسی صورت میں بھی جائز نہیں۔ کام کر کے بعد میں منظوری لینا نہ صرف خلاف قانون ہے۔ بلکہ خلاف عقل بھی ہے۔ کیونکہ نظام اس طرح درہم برہم ہو جاتا ہے۔ اگر اس قسم کی اجازت کسی جماعت کو دی جائے۔ تو یقیناً یہ مرض دوسری جماعتوں میں پھیل جائے گا۔ اور مرکزی کاموں کو سخت نقصان پہونچے گا۔ پس اخبارات کے ذریعہ اعلان کر دیا جائے کہ کسی جماعت کو مرکزی چندہ خرچ کرنے کی خواہ بہ امید منظوری کیوں نہ ہو۔ اجازت نہیں۔ اور اگر کوئی انجمن آئندہ ایسا کرے گی۔ تو اس کے عہدہ داروں کو الگ کیا جائے گا۔ اور اس انجمن کو جب تک وہ اپنی غلطی کی اصلاح نہ کرے تسلیم نہ کیا جائے گا ؛

ناظر بیت المال قادیان

دُعاء مغفرت

مسماۃ فاطمہ زوجہ جیوا خان پور ریاست پٹیالہ ۲۹ مئی کو وفات پا گئیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ بہت مخلص تھیں۔ اور سلسلہ سے اچھی دلچسپی رکھنے والی تھیں۔ ۲۳ مئی منشی محمد عالم صاحب محکمہ نہر ڈنگہ اور ۵ جون کو میاں کرم الٰہی صاحب ڈنگہ بعمر تقریباً ایک سو سال وفات پا گئے۔ ہر دو مرحومین حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی تھے۔ عبد الغفار صاحب کانپوری کی بھاوجی نور جہاں بیگم وفات پا گئی ہیں۔ چار چھوٹے بچے مرحومہ نے یادگار چھوڑے ہیں۔ محمد صادق صاحب چک ۱۵۲ ریاست بہاولپور کے والد صاحب والدہ صاحبہ اور ایک چھوٹا بھائی فوت ہو گئے ہیں۔ میاں محمد حیات صاحب کی اہلیہ چھ ماہ بیمار رہنے کے بعد ۱۳ جون کو وفات پا گئیں۔ مرحومہ مخلصہ تھیں۔ احباب ان سب مرحومین کے لئے دعائے مغفرت کریں۔ اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا کریں ؛

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۲۲ ربیع الثانی ۱۳۵۷ھ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریروں سے اخبار "آریہ مسافر" کا سراسر غلط استدلال

اسلام نے بنی نوع انسان کو اعمال میں مجبور قرار نہیں دیا

انسان اپنے اعمال کی بجا آوری میں آزاد ہے۔ یا مجبور؟ یہ وہ سوال ہے جو اخبار "آریہ مسافر" نے اٹھایا۔ اور جس کے متعلق "الفضل" کی ایک گزشتہ اشاعت میں کسی قدر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا جا چکا ہے۔ کہ اسلام انسان کو اعمال میں مجبور نہیں بلکہ آزاد قرار دیتا ہے۔ اور اس کی وجہ یہ بتاتا ہے۔ کہ اگر اسے کسی ایک پہلو پر مجبور کر دیا جاتا۔ تو اس کی پیدائش کی غرض بالکل فوت ہو جاتی انسان دنیا میں اس لئے پیدا کیا گیا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ کی رضا اور اس کی محبت حاصل کرے۔ اگر بدی کی قوت اس کے اندر سے بالکل مٹا دی جاتی۔ تو وہ جو نیک کام کرتا مشین کے طور پر کرتا۔ اور کسی تعریف۔ اور جزا کا مستحق نہ ہوتا۔ لیکن اللہ تعالےٰ نے اُسے اپنی مانت سے بہرہ ور کرنے کے لئے اختیار دے دیا۔ کہ چاہے۔ تو نیکی کرے۔ اور چاہے۔ تو بدی۔ غرض اسلام انسان کو اعمال میں مجبور قرار نہیں دیتا مگر حیرت ہے "آریہ مسافر" (۱۲ - جون) نے نہ صرف اسلام کے اس نظریہ کے خلاف لکھا۔ بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعض تحریرات سے بھی اسی قسم کا استنباط کرنے کی ناکام کوشش کی۔ چنانچہ پہلا حوالہ اس نے "چشمۂ مسیحی" سے پیش کیا ہے۔ جو یہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یہ بیان فرماتے ہوئے کہ دوزخ کی سزا ابدی نہیں ہوگی۔ تحریر فرماتے ہیں:۔

"یہ بات فی نفسہٖ غیر معقول ہے کہ انسان کو ایسی ابدی سزا دی جائے کہ جیسا خدا ہمیشہ کے لئے ہے۔ ایسا ہی خدا کی ابدیت کے موافق ہمیشہ دوزخی دوزخ میں رہیں۔ آخر ان کے قصوروں میں خدا کا بھی دخل ہے۔ کیونکہ اس نے ایسی قوتیں پیدا کیں۔ جو کمزور تھیں۔ پس دوزخیوں کا حق ہے۔ جو اس کمزوری سے فائدہ اٹھائیں۔ جو ان کی فطرت کو خدا کی طرف سے ملی ہے"

(حاشیہ چشمۂ مسیحی صفحہ ۲۹)

"آریہ مسافر" نے ان الفاظ سے یہ ثابت کرنا چاہا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نزدیک گناہ نعوذ باللہ خدا تعالےٰ خود کراتا ہے۔ حالانکہ اس جگہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ نہیں فرمایا کہ خدا تعالےٰ خود لوگوں کو افعالِ بد پر مجبور کرتا ہے۔ بلکہ عذاب دوزخ کے غیر محدود نہ ہونے کی ایک دلیل آپ نے یہ دی ہے۔ کہ گنہگار جن قوتوں سے کام لیتے ہوئے گناہ کرتا ہے۔ وہ بھی تو خدا تعالےٰ ہی کی پیدا کردہ ہیں۔ اور گو اس نے نیکی کی قوت بھی ہر انسان میں رکھی ہے مگر چونکہ بدی کی قوت بھی اسی نے رکھی ہے۔ کیونکہ وہی ہر چیز کا خالق ہے۔ اس لئے فطرتِ انسانی میں جو یہ ایک کمزور قوت رکھی گئی۔ یہ انسان کو اس بات کا حق دلاتی ہے کہ اُسے ابدی جہنم میں نہ ڈالا جائے پس یہ الفاظ اس بات کی دلیل نہیں ہیں۔ کہ انسان اعمال میں مجبور ہے۔ بلکہ اس بات کی دلیل ہیں کہ اللہ تعالےٰ نے گو نیکی اور بدی کی مساوی قوتیں انسان میں پیدا کیں۔ اور عقلاً جو شخص غلط راستہ اختیار کرتا ہے۔ وہ اس بات کا مستحق ہے۔ کہ اُسے سزا دی جائے۔ مگر اللہ تعالےٰ ایسا کریم اور رحیم ہے۔ کہ گناہ گار کو وہ پھر بھی عذابِ دوزخ سے نجات دے دیگا۔ کیونکہ خالقِ کل ہونے کی وجہ سے بدی کی قوتیں بھی اُسی نے پیدا کی تھیں۔

دوسرا حوالہ "آریہ مسافر" نے "چشمۂ معرفت" سے پیش کیا ہے مگر اس کی عبارت درج نہیں کی صرف صفحہ کا حوالہ دے دیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"گناہ گار اس وجہ سے بھی قابلِ رحم ہے۔ کہ اس کی کمزور قوتیں جن سے گناہ صادر ہوتا ہے اس کی طرف سے نہیں۔ بلکہ اُسی خدا نے پیدا کی ہیں۔ پس اس حالت میں عاجز بندے اس بات کے مستحق تھے۔ کہ اس مجبوری کا بھی ان کو فائدہ دیا جاتا مگر بقول آریہ صاحبان پرمیشور نے ایسا نہیں کیا۔" ([illegible])

یہاں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے وہی نکتہ بیان فرمایا ہے۔ جس کا قبل ازیں ذکر کیا جا چکا ہے۔

تیسرا حوالہ براہین احمدیہ حصہ پنجم سے پیش کیا گیا ہے۔ جو یہ ہے:۔

"خدا تعالےٰ ان کو جو شقی ازلی ہیں۔ اس برگزیدہ گروہ کی نسبت طرح طرح کے شبہات میں ڈال دیتا ہے۔ تا وہ دولت قبول سے محروم رہ جائیں۔ یہ سنت اللہ ان لوگوں کی نسبت ہے۔ جو خدا تعالےٰ کی طرف سے امام اور رسول اور نبی ہو کر آتے ہیں"

(براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۵۰،۷۴)

ان الفاظ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان لوگوں کا ذکر کیا ہے۔ جو ہدایت کی طرف آنا ہی نہیں چاہتے۔ اور نیکی کی طاقت سے قطعاً کام نہیں لیتے۔ اور اس وجہ سے وہ ازلی شقی ہوتے ہیں۔

پس چونکہ وہ آنکھیں بند کر کے انبیاء و مرسلین پر اعتراضات کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ اس لئے ان کی تاریکی لحظہ بہ لحظہ بڑھتی جاتی ہے۔ اور نئے سے نئے شبہات ان کے دل میں پیدا ہوتے جاتے ہیں۔ یہ اُن کی بداعمالیوں کا نتیجہ ہوتا ہے۔ مگر جس طرح زہر بھی خدا نے پیدا کی ہے۔ اور تریاق بھی۔ اور ان دونوں کے اثرات خدا تعالےٰ کی طرف منسوب ہوتے ہیں۔ اسی طرح اصطلاحاً یہ بھی کہہ دیا جاتا ہے۔ کہ فلاں کو خدا نے گمراہی میں بڑھا دیا مگر اس کا قطعاً یہ مطلب نہیں ہوتا۔ کہ خدا نے اسے مجبور کر کے ایسا کیا۔ غرض نہ اسلام اس بات کا قائل ہے۔ اور نہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کہیں اس کی تائید کی ہے کہ انسان اعمال کے لحاظ سے مجبور ہے۔

حضرت یحییٰ علیہ السلام قتل نہیں کئے گئے!

انجیلی روائت کی تردید اور قرآنی صداقت کا اعلان

حضرت یحییٰ علیہ السلام خدا تعالےٰ کے عظیم الشان نبی تھے۔ ان کے قتل کا دعوےٰ کوئی سہل امر نہیں۔ خصوصاً جبکہ ہم جانتے ہیں کہ یہود کے نزدیک ازروئے تورات قتل ہو جانے والا مدعی نبوت کاذب اور ملعون ہوتا ہے۔ بیشک اناجیل کا بظاہر بیان یہی ہے۔ کہ حضرت یحییٰؑ کو قتل کر دیا گیا۔ مگر کیا انجیل نویسوں کے اَن دیکھے واقعات کے متعلق ان کے بیانات بہر حال قابل تصدیق ہیں؟ ہرگز نہیں۔ کیا اناجیل لکھنے والے حضرت مسیح کو مصلوب قرار نہیں دیتے تھے حالانکہ حضرت مسیح کا صلیبی موت سے مرنا سراسر باطل ثابت ہو گیا ہے حضرت یحییٰ علیہ السلام کے متعلق بھی انجیل کا بیان درخور اعتنا نہیں۔ ہم انجیل نویسوں کی تاریخی قابلیت اور واقعات کی تحقیق کے متعلق ان کا رویہ خوب جانتے ہیں۔ اس لئے ہم محض انجیلی روائت پر بنیاد رکھ کر حضرت یحییٰ کو مقتول نبی تسلیم نہیں کر سکتے۔ علاوہ ازیں اس بارے میں انجیلی روائت سخت مجروح اور ناقابل اعتبار ہے۔ جیسا کہ میں ابھی ذکر کرونگا

قرآن کریم اور قتل یحییٰ

قرآن مجید کتاب مہیمن ہے۔ اس کے متعلق اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ ان ھذا القرآن یقص علی بنی اسرائیل اکثر الذی ھم فیہ مختلفون۔ کہ یہ بنی اسرائیل کے اکثر اختلافی امور میں فیصلہ کن حکم بیان کرتا ہے۔ قرآن مجید نے قتل یحییٰ کی طرف قطعاً اشارہ نہیں کیا۔ اور اس فعل کے مرتکب یا مرتکبین کی ملعونیت کا تذکرہ نہیں فرمایا۔ حالانکہ اس نے یہود کو انکے قول انا قتلنا المسیح عیسیٰ بن مریم کے باعث ہی لعنت کا مورد قرار دیا ہے۔ اللہ تعالےٰ یہ تو بیان فرماتا ہے۔ کہ انبیاء کے مخالف ان کے درپئے آزار رہے۔ ان کے قتل کرنے کے لئے کوشاں رہے۔ ان سے برسر پیکار رہے۔ مگر وہ کسی جگہ بطور اشارہ بھی یہ نہیں فرماتا۔ کہ فلاں شخص یا فلاں قوم نے حضرت یحییٰ کو قتل کر دیا تھا۔ بلکہ قرآن مجید بڑی صراحت کے ساتھ قتل یحییٰ کی تردید کرتا ہے۔

انجیلی روائت

قتل یحییٰ کے متعلق انجیلی روائت اس طرح مذکور ہے۔ کہ یحییٰ علیہ السلام اعلان نبوت سے ایک سال چند ماہ بعد قید خانہ میں ڈال دیئے گئے۔ اور قریباً ڈیڑھ سال تک قید و بند کی صعوبتوں کے بعد قید خانہ میں ہی قتل کر دیئے گئے۔ گویا اس طرح ان کا زمانہ نبوت تین سال کے لگ بھگ بنتا ہے۔ اور اس کا بھی بیشتر حصہ قید خانہ میں گزرا پھر افسانہ قتل یوں مروی ہے۔ کہ ہیرودیس رومی گورنر کی بیوی ہیرودیا کی لڑکی نے گورنر کی سالگرہ کے موقعہ پر تمام مہمانوں کے سامنے ناچ دکھلایا گورنر یا بالفاظ انجیل بادشاہ کو اپنی لڑکی کا ناچ پسند آیا۔ اس نے خوش ہو کر کہا کہ جو تو چاہے مانگ لے۔ میں تجھے دوں گا۔ آدھی بادشاہت تک دینے سے دریغ نہ کروں گا۔ لڑکی اپنی ماں کے پاس گئی۔ ماں نے کہا۔ کہ تو یحییٰ کا سر مانگ۔ چنانچہ اس نے ایسا ہی کہا۔ اور بادشاہ نے چاروناچار سپاہی بھیجکر یحییٰ کا سر تھال میں منگوا دیا۔

اناجیل کے بیان کی تحقیق

اناجیل کا یہ بیان تحقیق کے معیار پر پورا نہیں اتر سکتا۔ چار انجیل نویسوں میں سے یوحنا واقعۂ قتل کا بالکل ذکر نہیں کرتا۔ اور ظاہر ہے کہ انجیل یوحنا ہر سہ اناجیل کے بعد اور نسبتاً زیادہ تحقیق سے لکھی گئی ہے۔ اس انجیل کا اتنے بڑے اہم واقعہ کا ذکر تک نہ کرنا کچھ معنے رکھتا ہے؟ اب باقی ماندہ تین انجیل نویس متی۔ مرقس اور لوقا میں سے آخرالذکر لڑکی کے ناچنے اور باقی سارے افسانہ کا مطلقاً ذکر نہیں کرتا۔ انجیل لوقا میں ہیرودیس کا قول نقل کیا گیا ہے۔ کہ ”یوحنا کا تو میں نے سر کٹوا دیا“ لیکن لوقا کے الفاظ اور اس کی اپنی تحقیق اس سے آگے نہیں جاتی۔ کہ حضرت یحییٰ کو قید میں ڈالا گیا تھا۔ لوقا لکھتا ہے کہ ہیرودیس نے بہت بدیاں کیں۔ اور ”ان سب سے بڑھ کر یہ بھی کیا کہ اس (یحییٰ) کو قید میں ڈالا“ (۳/۲۰)

لوقا کا اسی قدر بیان پر اکتفا کرنا بتاتا ہے۔ کہ اس کے نزدیک واقعۂ قتل یحییٰ درست نہیں۔ اس جگہ یہ ذکر دلچسپی سے خالی نہ ہوگا۔ کہ لوقا کے متعلق عیسائی مفسرین کا یہ خیال ہے۔ کہ ”اسلوب تألیفہ نقی للغایۃ و روایتہ علمیۃ تاریخیۃ من اعلیٰ درجۃ“ یعنے اس کا اسلوب تصنیف زیادہ صاف اور اسکی روائت اعلیٰ درجہ کی علمی اور تاریخی روائت ہوتی ہے۔ (شرح انجیل مرقس مطبوعہ مصر صفحہ ۳) مرقس اور متی کی اناجیل تو ایک دوسرے کی مثنیٰ ہیں مرقس کے بیانات درحقیقت انجیل متی کا خلاصہ ہیں۔ چنانچہ قاموس الکتاب المقدس میں لکھا ہے:

”اما المشابھۃ بین انجیلی متی و مرقس فجعلت البعض ان یفتکروا بأن الاخیر مختصر الاول“ کہ انجیل متی اور مرقس میں غیر معمولی مشابہت نے بعض محققین کو اس بات کے کہنے پر آمادہ کر دیا ہے۔ کہ درحقیقت انجیل مرقس انجیل متی کا اختصار ہے۔ (جلد ۲ صفحہ ۳۲۷)

پس حضرت یحییٰ علیہ السلام کے قتل کا اصلی مدعی صرف متی رہ جاتا ہے۔ کیونکہ مرقس تو صرف نقل کنندہ ہے۔ اور متی جیسا کہ اس کی عبارت سے ظاہر ہے اس واقعہ کا چشم دید گواہ نہیں۔ بلکہ اس کی شنیدہ ہے۔ جسے اس نے پرانے زمانے کے طریق پر حقیقت واقعہ کے طور پر درج کر دیا ہے۔ ہاں میں اسجگہ متی کی انجیل پر تنقید کو نظر انداز کرتا ہوں بلکہ صرف موجودہ اناجیل میں درج شدہ روائت دربارہ قتل یحییٰ پر مختصر تبصرہ کرنا چاہتا ہوں:

ہیرودیس اور پیلاطوس

متی اور مرقس کی روائت اس حد تک متفق ہے کہ ہیرودیس نے اپنی بیوی کے بارے میں حضرت یحییٰ کو قید میں ڈال دیا تھا۔ کیونکہ حضرت یحییٰ ان کے اس رشتہ کو ناجائز قرار دیتے تھے۔ اس کے بعد متی کا بیان ہے کہ ”وہ ہر چند اسے قتل کرنا چاہتا تھا۔ مگر عام لوگوں سے ڈرتا تھا۔ کیونکہ وہ اسے نبی جانتے تھے“۔ (دیکھو ۱۴/۵) مرقس کا بیان اس کے برعکس یہ ہے۔ کہ ”ہیرودیا (ہیرودیس کی بیوی) اس سے دشمنی رکھتی اور چاہتی تھی کہ اسے قتل کرائے مگر نہ ہو سکا۔ اس واسطے کہ ہیرودیس یوحنا کو راستباز اور مقدس آدمی جان کر اس سے ڈرتا اور اسے بچائے رکھتا تھا۔ اور اس کی باتیں سنکر بہت حیران ہو جاتا تھا مگر سنتا خوشی سے تھا“۔ (۶/۱۹، ۲۰)

ان دونوں بیانوں پر نظر ڈالنے سے عیاں ہے کہ ہیرودیس بہر حال حضرت یحییٰؑ کے قتل سے بیزار تھا۔ وہ انکو قتل کرنے پر آمادہ نہ تھا۔ وہ خود بھی انکو راستباز اور مقدس انسان یقین کرتا تھا

اور پھر جمہور سے بھی خائف تھا - کیونکہ لوگ یحییٰ علیہ السلام کو نبی جانتے تھے گویا ہیرودیس کی پوزیشن قریباً وہی تھی - جو پیلاطوس کی تھی - جبکہ یہود نے اس سے حضرت مسیحؑ کے صلیب دینے کا مطالبہ کیا - اس جگہ جمہور قتلِ یحییٰ کے خلاف ہیں - صرف ہیرودیا یعنی ہیرودیس کی بیوی اس کے قتل کی خواہاں ہے - وہاں پر پیلاطوس کی بیوی مسیحؑ کے قتل کے خلاف تھی - اور جمہور یہود آپ کے قتل کے درپے تھے - وہاں پیلاطوس مسیحؑ کو راستباز سمجھ کر اسے بچانا چاہتا تھا - اور اس جگہ ہیرودیس یحییٰ کو راستباز یقین کر کے اس کے بچانے کے درپے تھا - اور سچ یہی ہے کہ ہیرودیس اور پیلاطوس دونوں نے ایسے رنگ میں حضرت یحییٰؑ اور حضرت عیسیٰؑ کو قتل سے بچایا کہ قتل کے خواہاں لوگ سمجھے - کہ ہمارا مقصد حاصل ہو گیا - حالانکہ نہ حضرت مسیح قتل ہوئے اور نہ حضرت یحییٰ شہید کئے گئے ؛۔

اصل واقعہ

متی اور مرقس کی روایت بتاتی ہے کہ ہیرودیا کی لڑکی نے جب ناچ کے سکھانے پر حضرت یحییٰ کا سر طلب کیا - تو بادشاہ بہت غمگین ہوا " جس کے صاف یہ معنے ہیں - کہ ہیرودیس حضرت یحییٰ کے قتل پر راضی نہ تھا - ہاں اس نے اس لڑکی کو ٹالنے کے لئے قیدخانہ سے ایک شخص کا سر منگوا دیا - سارے واقعات اس بات کی تردید کرتے ہیں - کہ وہ سر واقعی حضرت یحییٰ علیہ السلام کا تھا - کیونکہ نہ اس کے بعد حضرت یحییٰ علیہ السلام کے شاگردوں کا بغاوت کرنا مذکور ہے - اور نہ ہی ہیرودیس کے خاص احتیاط اختیار کرنے کا ذکر ہے - اور اگر واقعی حضرت یحییٰ علیہ السلام قتل کر دیئے جاتے - تو ملک میں ایک طوفان برپا ہو جاتا - اور خود ہیرودیس اس بات کو اچھی طرح جانتا تھا ۔

پس درست یہی ہے - کہ اگر ہم ناچ کے غیر فطری افسانہ کو تسلیم بھی کر لیں - تو ماننا پڑے گا - کہ ہیرودیس نے حکمت عملی سے کسی ایک قیدی کو قتل کروا کر اس کا سر لڑکی کو دے دیا - اور حضرت یحییٰ علیہ السلام کے بعض شاگردوں سے سمجھوتہ کر لیا - کہ اس لاش کو تم خاموشی سے دفن کر آؤ - تا ہیرودیا کو بھی شک کی گنجائش نہ رہے - اور حضرت یحییٰ علیہ السلام کو قید سے آزاد کر دیا - ہمارے اس بیان کی تائید حضرت مسیح علیہ السلام کے اس قول سے بھی ہوتی ہے - کہ :-

" میں تم سے کہتا ہوں - کہ ایلیاہ تو آچکا - اور انہوں نے اس کو نہیں پہچانا - بلکہ جو چاہا - اس کے ساتھ کیا - اسی طرح ابن آدم بھی ان کے ہاتھ سے دکھ اُٹھائے گا " (متی ۱۷ / ۱۱-۱۲)

پس ان ہر دو نبیوں کی مصیبت " دکھ اٹھانے " تک محدود رہی ہے ان میں سے کوئی بھی قتل نہیں کیا گیا ۔

یاد رہے - کہ مندرجہ بالا توجیہ اسی صورت میں ہے - جب ہم اناجیل کی روایت کو قابلِ اعتبار اور درست تسلیم کریں - ورنہ یہ بات سراسر غیر معقول ہے - کہ اللہ تعالےٰ ایک شخص کو نبی بنا کر بھیجے - اور اس کی حالت یہ ہو - کہ ڈیڑھ سال بھی تبلیغ کرنے نہ پائے - کہ قید خانہ میں ڈال دیا جائے - اور آخر کار تھوڑے عرصہ کے بعد وہیں قتل کر دیا جائے - عقل انسانی اس بات کو باور کرنے سے قاصر ہے - کہ خدا کے عظیم الشان نبی کا یہ حشر ہو - اور اس قدر ناکامی اس کے حصہ میں آئے ؛۔

قرآن قتلِ یحییٰ کے خلاف ہے

میں کہہ چکا ہوں - کہ قرآن مجید نے حضرت یحییٰ علیہ السلام کے قتل کی نفی کی ہے - اس کے لئے نصِ صریح تو اللہ تعالےٰ کا یہ فرمان ہے - کہ سَلامٌ عَلَيهِ يَومَ وُلِدَ وَيَومَ يَمُوتُ وَيَومَ يُبعَثُ حَيًّا (مریم) کہ یحییٰ پر سلامتی ہے - جس دن وہ پیدا ہوا - اور سلامتی ہے - جس دن مرا - اور سلامتی ہے جس دن دوبارہ اٹھایا جائے گا -

اس آیت میں اللہ تعالےٰ نے حضرت یحییٰ علیہ السلام کے لئے تین اوقات کی سلامتی کا ذکر فرمایا ہے اور یہ وہی تین اوقات ہیں - جن میں سلامتی کا ذکر حضرت مسیح علیہ السلام کے لئے آیا ہے - فرماتے ہیں -

وَالسَّلامُ عَلَيَّ يَومَ وُلِدتُ وَيَومَ اَمُوتُ وَيَومَ اُبعَثُ حَيًّا -

پس حضرت یحییٰ علیہ السلام کی موت طبعی طریق پر ہوئی ہے - قتل سے نہیں ہوئی - جیسا کہ حضرت مسیحؑ کی موت واقع ہوئی ہے ؛۔

پھر قرآن مجید میں ولادتِ یحییٰؑ کے تذکرہ میں فرمایا ہے - کہ ان کی پیدائش حضرت زکریا علیہ السلام کی اس قسم کی دعاؤں کا نتیجہ تھی - رَبِّ لَا تَذَرنِي فَردًا وَاَنتَ خَيرُ الوَارِثِينَ (الانبیاء) رَبِّ هَب لِي مِن لَدُنكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً اِنَّكَ سَمِيعُ الدُّعَاءِ (آل عمران) فَهَب لِي مِن لَدُنكَ وَلِيًّا يَرِثُنِي وَيَرِثُ مِن آلِ يَعقُوبَ وَاجعَلهُ رَبِّ رَضِيًّا - (مریم) حضرت زکریا علیہ السلام ایسی پاکیزہ اولاد چاہتے ہیں - جس سے سلسلہ نسل بھی قائم رہے - اور وراثتِ یعقوبؑ بھی منقطع نہ ہو - اب ان دعاؤں کے ماتحت پیدا ہونے والا فرزند اس طرح ناکامی سے مقتول بننے والا نہیں ہو سکتا ؛۔

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے - کہ حضرت زکریا علیہ السلام کی دعا کو میں نے قبول کیا - اور اسے بشارت دی - کہ اَنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكَ بِيَحيٰى مُصَدِّقًا بِكَلِمَةٍ مِنَ اللّٰهِ وَسَيِّدًا وَحَصُورًا وَنَبِيًّا مِنَ الصَّالِحِينَ (آل عمران) اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ اسمُهُ يَحيٰى لَم نَجعَل لَهُ مِن قَبلُ سَمِيًّا (مریم) کہ تجھے ایک بچہ دیا جائے گا - جس کا نام یحییٰ ہوگا - یعنی وہ جلد فوت نہ ہوگا - لمبی عمر پائے گا - ساتھ ہی وہ کسی کے ہاتھ سے قتل نہ کیا جائے گا - بلکہ اسے قتل وغیرہ سے محفوظ رکھا جائے گا - اس کی پیدائش خدا کی پیشگوئی (ایلیا کی آمد) کو پوری کرنے والی ہوگی - وہ سردار ہوگا - وہ حصور ہوگا - اور برگزیدہ نبی ہوگا "

یہ پانچوں صفاتی نام بتا رہے ہیں - کہ حضرت یحییٰ علیہ السلام کا اس ذلت کی حالت میں قتل کیا جانا جیسا کہ انجیل نویس کہتے ہیں - بالکل غلط ہے - حصور کے معنے نہایت پاک دامن کے بھی ہیں - لیکن از روئے لغت حصور کے معنے محفوظ - اپنے سے شر اور ضرر کو دور کرنے والا بھی ہیں - گویا اس میں بھی یہ اشارہ ہے کہ وہ قتل سے محفوظ رہے ؛۔

مختصر یہ کہ قرآن مجید حضرت یحییٰ علیہ السلام کو مقتول تسلیم نہیں کرتا - ہاں ان کا طبعی موت سے فوت ہونا تسلیم کرتا ہے - اور انجیل کا بیان دربارۂ قتلِ یحییٰؑ سراسر ناقابلِ اعتبار ہے - بلکہ اس کی اندرونی شہادت خود قرآن مجید کے بیان کی تائید کرتی ہے ؛۔

پس سیدنا حضرت یحییٰ علیہ السلام قتل نہیں کئے گئے - بلکہ کافی عرصہ تک تبلیغ حق کرنے کے بعد اپنے مولےٰ سے جا ملے - واللہ اعلم

خاکسار ابوالعطاء جالندھری

جماعت احمدیہ لیگوس کی کامیابی کے لئے درخواستِ دعا

جماعت احمدیہ لیگوس وافریقہ کا ایک اہم مقدمہ مخالفین کے ساتھ سرکاری عدالت میں چل رہا ہے - احباب دعا فرمائیں کہ خداتعالےٰ اس میں جماعتِ احمدیہ کو کامیابی عطا فرمائے - اور مخالفین کو اپنے منصوبوں میں خائب و خاسر رکھے ؛۔

کبھی افعالِ بد سے نیک نتائج مترتب نہیں ہو سکتے

(۱)

انسان کا ضمیر عجیب درعجیب کیفیات کا حامل ہے۔ یہ کبھی بدی کی طرف جھکاتا اور کبھی نیکی کی طرف مائل کر دیتا ہے۔ ایک وقت اگر بھلائی کی تحریک کرتا ہے۔ تو دوسرے وقت برائی کی طرف بھی راغب کرتا ہے۔ الغرض ضمیر انسانی مختلف صفات کا مجموعہ ہے اگر کسی ایک فعل پر ایک انسان کا نفسِ لوّامہ اس کو ملامت کرتا اور فعلِ بد سے باز رہنے کی تلقین کرتا ہے۔ تو اسی فعل پر دوسرے انسان کا نفسِ امارہ اظہارِ خوشنودی کرتا اور سندِ جواز پیش کرتا ہے ؛

(۲)

نفسِ امارہ کسی فعلِ بد کے درست اور صحیح ثابت کرنے کے لئے مختلف استدلالات سامنے لاتا ہے۔ وہ شخص جو کسی برائی پر مداومت اختیار کرتا اور اس پر مصر ہو جاتا ہے۔ وہ اپنے ضمیر کی تسلی کے لئے بہانہ ہائے بسیار کی تلاش کرتا رہتا ہے۔ وہ نہیں سمجھتا۔ کہ اس طرح وہ اپنے آپ کو دھوکہ دے رہا ہے۔ یہی خود فریبانہ دلائل بدی اور گناہ کے مزید محرک ہو جاتے ہیں اور مکائد نفس کی انہی دلیلوں کی وجہ سے برائی کی جڑ اور زیادہ پھیلتی ہے۔ اور آہستہ آہستہ کمزور و ضعیف انسان کو اپنی آہنی گرفت میں اس مضبوطی سے پکڑ لیتی ہے۔ کہ پھر چھٹکارا محال ہو جاتا ہے۔ پس ہر انسان کا اولین فرض یہ ہے۔ کہ وہ اپنے افعال و کردار اور ان مزعومہ دلائل کا تجزیہ کرتا رہے۔ جنکو اس کا نفسِ امارہ اس کے افعال کی صحت کے ثبوت میں پیش کرتا ہے۔ تا وہ اس خود فریبی کی قید سے آزاد ہو کر اخلاقی اور روحانی بلندیوں کو حاصل کر سکے ؛

(۳)

منافیٔ ضمیر افعال پر اپنے نفس کو تسلی دلانے کے لئے سب سے بڑا ہتھیار جو کہ ایک انسان استعمال کرتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ اگرچہ اس کا فعل اپنے اندر کراہت اور قباحت کے پہلو رکھتا ہے۔ لیکن چونکہ وہ مقصد جس کے حاصل کرنے کے لئے وہ کوشاں ہے۔ نہایت اعلٰے اور "خیرِ محض" ہے۔ اس لئے اس کے افعال پر جن کو وہ "حصولِ انجامِ خیر" کے لئے کام میں لاتا ہے۔ ناپسندیدگی کا فتوے عائد کرنا درست نہیں۔ وہ اپنے نفس کو یہ کہہ کر فریب دیتا ہے کہ چونکہ اس کی نیت نیک ہے۔ اور اسکا منتہائے مقصود سراسر بھلائی۔ اس لئے اس کے تمام درمیانی افعال جو اس کے اصل مزعومہ "نیک نتیجہ" تک پہونچنے کے لئے زینہ کا کام دیتے ہیں۔ جائز اور گوارا ہیں پس اگر اس کے ان مکائدِ نفس کا تجزیہ کر کے اس پر ان باطل ترغیبات اور غلط استدلالات کی حقیقت مبرہن کر دی جائے۔ تو وہ یقیناً بہت بڑی حد تک گمراہی سے بچ سکتا۔ اور نیک راستہ پر گامزن ہو سکتا ہے۔

(۴)

اول تو یہی تسلیم کرنا کہ کبھی وسائلِ شر سے انجامِ خیر کا حصول ہو سکتا ہے خود فریبی کی بدترین مثال ہے۔ لیکن اگر بالفرض یہ مان بھی لیا جائے۔ تو ہمیں یہ بھی تسلیم کرنا ہوگا۔ کہ برائی سے بھلائی پیدا ہو سکتی ہے۔ اگر شر سے خیر نہیں مل سکتا۔ تو افعالِ بد سے نیک نتائج بھی مترتب نہیں ہو سکتے۔ لیکن اگر بدی سے نیکی کے پیدا ہو جانے کا امکان دنیا میں مروج ہو جائے۔ تو نظامِ عالم بھی یقیناً تباہ و برباد ہو جائے گا۔ اور نیکی اور بدی میں امتیاز کرنا ناممکن ہوگا۔ جب یہ کہا جائے کہ بھلائی سے بُرائی اور برائی سے بھلائی حاصل ہو سکتی ہے۔ تو خیر و شر کے درمیان آخر کونسی حدِ فاصل رہ جاتی ہے۔ اس اصل کے ماتحت۔ تو دنیا کا مذموم ترین اور بدترین فعل بھی ایسا نہیں جو حق بجانب ثابت نہ کیا جا سکے۔ مثلاً ایک شخص بددیانتی کرے۔ اور اس کے جواز میں یہی دلیل بطور ثبوت پیش کرے۔ کہ اس کے سامنے ایک نیک مقصد ہے۔ یعنی یہ کہ اس طریقِ عمل سے وہ لوگوں کو بددیانتی کے مضرات کا احساس کرا کے اس بدی سے متنفر کر دے۔ تو ہم اس کو غلط کار قرار نہیں دے سکیں گے۔ کیونکہ ہم یہ امر پہلے ہی تسلیم کر چکے ہوں گے۔ کہ برائی سے بھلائی پیدا ہو سکتی ہے۔ ایک چور اپنے افعالِ ذمیمہ کی تائید میں یہ کہے کہ میرے افعال سے عوام کو اپنی متاعِ عزیز کی حفاظت کا خیال پیدا ہوگا۔ اور اس طرح ایک نتیجۂ خیر حاصل ہوگا۔ تو ہم کیونکر اس پر گرفت کر سکیں گے۔ علیٰ ہذا القیاس۔ فرض کیجئے ایک ظالم اپنے ظلم و تشدد کی اس طور پر حمایت کرتا ہے۔ کہ اگر میرا یہ فعل درست ہے۔ تو اس سے خطاوار کیفرِ کردار کو پہنچے گا۔ لیکن اگر یہ ناروا ہے۔ تو پھر بھی اس سے ایک اچھا مقصد حاصل ہوگا یعنے مظلوم کے دل میں جذبۂ حریت اور بیداری پیدا ہوگا۔ کیا ہم اس کے متعلق مجرم اور موردِ تعزیر ہونے کا فیصلہ کر سکیں گے۔ یقیناً نہیں تو پھر کیدِ نفس کا یہ ہتھیار بھی خود بخود باطل ہو جاتا ہے۔ کہ وسائلِ شر سے انجامِ خیر کا حصول ہو سکتا ہے۔

(۵)

عین ممکن ہے کوئی شخص بعض ایسے واقعات کا ذکر کر دے۔ جن میں کسی شخص نے بُرے وسائل کا استعمال کیا ہو لیکن انجام کار نتیجہ نیک نکل آیا ہو۔ اگر ایسا ممکن بھی ہو۔ تو بھی ہم زیادہ سے زیادہ یہی کہہ سکتے ہیں۔ کہ یہ محض ایک اتفاقی امر ہے۔ وگرنہ یہ بات بھی قابلِ غور ہے۔ کہ انجامِ خیر کسی شر کا نتیجہ نہیں بلکہ اس شر کے مقابلہ کا نتیجہ ہے۔ اگر ایک چور کی پیہم چوریوں کی وجہ سے عوام اپنی مقبوضہ اشیاء کی حفاظت کا احساس کر لیتے ہیں۔ یا ایک متشدد کے متواتر ظلموں کے زیر اثر کسی مظلوم کے جذباتِ حریت بیدار ہو جاتے ہیں۔ تو یہ نتائج تو بے شک نیک ہیں۔ مگر یہ اس بُرے فعل کے نتیجہ میں نہیں بلکہ اس برائی کے مقابلہ کی وجہ سے ہیں۔ اور ان مقاصد کا حصول چوری اور ظلم کی وجہ سے نہیں بلکہ ان برائیوں کے خلاف علمِ جہاد بلند کرنے اور اس کے خلاف مقاومت اختیار کرنے کی وجہ سے ہے۔

پھر یہ بھی تو دیکھنا چاہیئے۔ کہ ان نیک نتائج کا حصول کس کو ہوا۔ ظالم کو یا مظلوم کو۔ یقیناً مظلوم ہی ان مقاصدِ خیر کو حاصل کر سکے گا۔ ایک ظالم پر اس کی جفاکاریوں کی وجہ سے اور ایک بددیانت پر اس کی بدمعاملگی کے سبب کبھی اچھا اثر نہیں ہو سکتا۔ وہ تو ہر کیفیت اخلاقی جسمانی روحانی اور ذہنی کیفیات کے اعتبار سے اپنی برائیوں سے متاثر ہوگا۔ اور اگر ان افعالِ بد پر تواتر اختیار کرے۔ تو یقیناً روز بروز قعرِ مذلت میں گرتا چلا جائے گا۔ حتیٰ کہ ابھرنا دشوار ہو جائیگا ؛

(۶)

پس تمام وہ ترغیباتِ باطلہ اور مکائدِ نفس جنکو انسان اپنی اخلاقی کمزوریوں کو چھپانے اور ان پر پردہ ڈالنے کے لئے استعمال کرتا ہے۔ یقیناً بے بنیاد ہیں۔ برائی ہر رنگ میں برائی ہے۔ اور اس کی تائید میں ہر استدلال بالکل باطل۔ اور اگر آج تمام انسان اپنے غلط افعال کی نادرست تائیدات کی حقیقت کو سمجھ لیں تو دنیا میں بدی کا قلع قمع ہو سکتا ہے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں منسلک افراد کا یہ اہم ترین فرض ہے۔ کہ وہ بدی کے محرکات اور عواقب سے دنیا کو آگاہ کریں۔ کیونکہ احمدیت کا مقصد وحید صفحۂ ارض پر راستی اور

والئے پٹیالہ کا نہایت ہی قابل تعریف اعلان

تمام رعایا سے بلا لحاظ قوم و مذہب و ملت منصفانہ برتاؤ کیا جائے

ذیل میں وہ اعلان درج کیا جاتا ہے۔ جو حال ہی میں والئے پٹیالہ مہاراجہ دھراج مہندر بہادر نے اپنے نام سے شائع کیا ہے۔ اور جس کی ریاست پٹیالہ میں خاص طور پر اشاعت کی گئی ہے۔ اس اعلان میں مہاراجہ صاحب بہادر نے جن خیالات کا اظہار فرمایا ہے۔ وہ نہایت ہی مبارک ہیں۔ اور اگر ان پر عمل کیا گیا۔ تو یقیناً مہاراجہ صاحب بہادر کا زمانہ حکومت ایک یادگار زمانہ ہوگا۔ اور ریاست پٹیالہ غیر معمولی ترقی کرے گی۔ مگر بڑی مشکل یہ ہے۔ کہ بالعموم ذمہ دار افسران ایسے اعلانات کو سیاسی اعلان سمجھتے ہیں۔ اور ان پر عمل کرنا ضروری نہیں خیال کرتے۔ مہاراجہ صاحب بہادر اور ان کے وزیر اعظم صاحب کو چاہیئے۔ کہ وقتاً فوقتاً دیکھتے رہیں۔ کہ کیا حتی الوسع اس اعلان پر عمل کیا جاتا ہے۔ اس صورت میں حقیقی فائدہ کی امید کی جا سکتی ہے۔

مذکورہ بالا اعلان حسب ذیل ہے:۔

ریاست کی عنان حکومت سنبھالنے کے بعد حضور با بدولت اس اصول کو جس کا نفاذ بارہا ہمارے مکرم و معظم والد صاحب بیکنٹھ مراتب نے فرمایا تھا مکرر پُر زور طریق سے عمل پذیر کرنا چاہتے ہیں۔ کہ ہمارے عہد حکومت میں ہماری رعایا کو بلا لحاظ قوم۔ مذہب و ملت منصفانہ و بے رو رعایت برتاؤ حاصل ہو۔

لہٰذا تمام ملازمان ریاست کو بلا امتیاز اعلیٰ و ادنےٰ بذریعہ فرمان ہذا مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ اگر ان میں سے کسی کی جانب سے بے انصافی جبر یا بدعملی کا ارتکاب ثابت ہوا۔ تو حضور ما بدولت اور ہماری حکومت کی جانب سے سخت مواخذہ ہوگا۔ اور قصور وار ملازم کو کسی رعایت کا مستحق نہ سمجھا جائے گا۔ ملازمان ریاست ملازمان رعایا ہیں۔ اور ان کا عمل بھی ایسا ہی ہونا چاہیئے۔

تعصب اور فرقہ پرستی جن کا لابدی نتیجہ بے انصافی اور ناجائز طرفداری ہوتا ہے۔ آئندہ ایسے اہم نقائص تصور ہوں گے۔ کہ جن کی وجہ سے مرتکب قطعاً ناقابل ملازمت تصور ہوگا۔ اور حضور ما بدولت کو ایسے ملازم کے یک قلم موقوف کرنے میں بالکل تامل نہ ہوگا۔ خواہ اس کا رتبہ یا حیثیت کچھ ہی ہو۔

حضور ما بدولت جملہ اعلےٰ اہلکاران ریاست سے توقع کرتے ہیں۔ اور انہیں ہدایت فرماتے ہیں۔ کہ وہ مکمل پڑتال اور باخبر نگرانی سے اپنا اطمینان کریں کہ ہر جماعت اور فرقہ کو مناسب حصہ ملازمت ہر محکمہ ریاست میں حاصل ہے۔ اگر اس بارے میں کوئی نمایاں تفاوت موجود ہو۔ تو اس کو جلد اور عملی طریق پر رفع کریں۔

حضور ما بدولت چاہتے ہیں۔ کہ اس اہم معاملہ کے متعلق ہمارے وزیر اعظم حضور اینجانب کو پوری طرح باخبر رکھیں۔ اور ہمیں یہ توقع ہے۔ کہ وہ فرقہ پرستی کے عیب کو جہاں کہیں بھی ریاست میں نمودار ہو۔ پُرزور تدابیر سے نیست و نابود کریں گے

حضور ما بدولت کو اپنی تمام رعایا خواہ وہ ہندو ہو یا مسلم۔ سکھ ہو یا عیسائی یکساں عزیز ہے۔ اور ہم اس امر پر نہایت اصرار کرتے ہیں۔ کہ سب کے ساتھ مساوی سلوک روا رکھا جائے۔

حضور ما بدولت کی دلی آرزو ہے۔ کہ ہماری تمام رعایا جو مکمل مذہبی آزادی سے مستفید ہے۔

حضور ما بدولت کے عدل و انصاف پر اعتماد کرتے ہوئے ایک خوش حال کنبہ کی طرح زندگی بسر کرے۔ اور ایسے شر انگیز اشخاص سے جو ذاتی اغراض کے لئے مختلف فرقہ جات میں باہمی نفرت اور بیجا مذہبی جوش پیدا کرنے کے کوشاں ہوں کنارہ کشی کرے۔

ریاست پٹیالہ کی یہ خصوصیت نسلاً بعد نسلٍ چلی آئی ہے۔ اور حضور ما بدولت کی تمنا ہے۔ کہ یہ تواریخی حالات اب بھی ایسے طریق پر قائم رہیں کہ جن درخشاں روایات کے شایاں ہوں۔ جن کو ہم سب نے اپنے آباد اجداد سے بطور میراث پایا ہے۔ چاہیئے۔ کہ ہم سب متفق ہو کر امن اور بہبودی کی مشعل اپنے پُر نفاق ملک کو دکھائیں۔

حضور ما بدولت اپنی پیاری رعایا کے جملہ خیر خواہان و اہلکاران و غیر اہلکاران سے یکساں توقع رکھتے ہیں۔ کہ فرقہ پرستی کے رفع کرنے اور اس زہریلے مادے کو اپنی حدود سے باہر رکھنے کیلئے متفقہ کوشش کریں۔

مہاراجہ دھراج مہندر بہادر والئے پٹیالہ

کوئی بقایادار کارکن یا نمائندہ نہیں ہو سکتا

مجلس مشاورت ۱۹۳۶ء کے دوسرے اجلاس منعقدہ ماہ اکتوبر ۱۹۳۶ء میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ فیصلہ فرما چکے ہیں۔ کہ جن جماعتوں کے ایسے افراد جن پر چندہ عائد ہو سکتا ہے ۲۱ یا اس سے زائد ہوں۔ وہاں پر کارکن یا نمائندہ صرف ایسا شخص ہی مقرر کیا جائے۔ جو باشرح اور باقاعدہ چندہ دینے والا ہو۔ اور اس کے ذمہ کوئی بقایا نہ ہو۔

پس احباب کو چاہیئے کہ مقامی عہدہ داروں یا نمائندگان مشاورت کے انتخاب کے وقت دیکھ لیا کریں۔ کہ جو کارکن یا نمائندہ منتخب کیا جائے۔ وہ باشرح اور باقاعدہ چندہ دینے والا ہو۔ ایسے احباب جنہوں نے نظارت بیت المال سے اپنے بقائے کی معافی لے لی ہو۔ یا شرح میں تخفیف کرا لی ہو۔ وہ اس فیصلہ سے مستثنیٰ ہیں۔

شہری جماعتوں میں بقایادار اس شخص کو سمجھا جائے گا۔ جس کے ذمہ تین ماہ کا بقایا ہو۔ اور دیہاتی جماعتوں میں اس شخص کو بقایادار تصور کیا جائے گا۔ جس کے ذمے ایک سال کا بقایا ہو۔

ناظر بیت المال

کیا مولوی محمد علی صاحب کو ڈاکٹری مشورہ نے ڈلہوزی جانے پر مجبور کیا

مولوی محمد علی صاحب عرصہ سے ہر سال موسم گرما ڈلہوزی میں بسر کیا کرتے ہیں۔ وہاں انہوں نے کئی ہزار روپے کی لاگت سے ایک شاندار کوٹھی بنوا رکھی ہے۔ عموماً گرمی کے آغاز میں ہی وہاں چلے جاتے ہیں۔ اور پھر موسم سرما آنے سے قبل وہاں سے ہلنا دوبھر سمجھتے ہیں حتیٰ کہ ایک دفعہ کسی سخت مجبوری کے ماتحت انہیں ایک آدھ دن کے لئے لاہور آنا پڑا۔ تو انہوں نے ممبر پر کھڑے ہو کر اسے اپنا بہت بڑا کارنامہ بتاتے ہوئے فرمایا۔ دیکھو میں اس گرمی کے موسم میں اور لاہور جیسے گرم مقام میں ڈلہوزی سے چل کر آیا ہوں۔

پھر مولوی صاحب نے اپنی پارٹی کے ان لوگوں کے اعتراضات کو کبھی وقعت نہ دی۔ جو ان کے ڈلہوزی کے باقاعدہ قیام کو نظر پسندیدگی نہیں دیکھتے۔ اور اسے تضییع اوقات سمجھتے ہیں۔ مگر معلوم نہیں۔ اب کے انہوں نے کیوں ایک تو وہاں جانے میں غیر معمولی دیر کر دی اور جب روانہ ہوئے تو اس عذر کی آڑ لے کر کہ "ڈاکٹری مشورہ یہی ہے کہ فوراً ڈلہوزی چلا جاؤں۔ اس لئے ۷ رجون کی شام کو یہاں سے جا رہا ہوں۔" (پیغام ۸ رجون) گویا ڈاکٹری مشورہ نے انہیں ڈلہوزی جانے پر مجبور کر دیا۔ ورنہ وہ نہ کبھی پہلے ڈلہوزی گئے اور نہ اب کے جانے کا ارادہ رکھتے تھے۔ بجائے صحت کے لئے کسی سرد مقام پر جانا ناستع

[illegible] ضروری ہے۔ لیکن ایک ایسا شخص جو ایک سرد مقام پر اپنا مستقل رہائشی مکان رکھتا ہے۔ اور سالہا سال سے وہاں موسم گرما گزارتا ہے [illegible]

زمینداروں سے متعلق ہائی کورٹ پنجاب کا ایک اہم فیصلہ

غیر زراعت پیشہ کو قانوناً رہن میعادی کے سوا کچھ نہیں دیا جا سکتا

لاہور۔ ۱۵ جون آج سر جیمز ایڈیسن اور مسٹر جسٹس دین محمد روبرو عدالت عالیہ میں ایک اہم مقدمہ پیش ہوا جس میں ایکٹ انتقال اراضی سے متعلق ایک بالکل نیا مسئلہ زیر بحث تھا۔

سنہ ۱۹۲۳ء سے سنہ ۱۹۲۵ء تک جب کنور رگبیر سنگھ گجرات کے ڈپٹی کمشنر تھے تو ان کے زمانہ میں نوٹیفائڈ ایریا اور سمال ٹاؤن حلقوں میں ان کے ایک عام حکم کے ماتحت زرعی۔ اراضی غیر زراعت پیشہ کے حق میں مکمل آزادی کے ساتھ بیع ہوتی رہیں۔ حکومت پنجاب پر یہ امر جلد واضح ہوگیا۔ کہ یہ بیع ایکٹ انتقال اراضی کے قطعاً خلاف ہیں۔ اور اس کے متعلق ایک ضخیم مسل تیار ہوئی لیکن بعد میں جیسا کہ حکومت پنجاب نے لیجسلیٹو کونسل میں بیان کیا۔ یہ تمام مسل سنہ ۱۹۲۵ء میں کسی شخص نے تلف کروا دی ہے۔ سنہ ۱۹۳۲ء میں یہ معاملہ دوبارہ پنجاب کونسل میں زیر بحث آیا۔ اور حکومت نے احکام جاری کئے۔ کہ یہ تمام بیع بطور رہن میعادی درج کئے جائیں۔ اور کاغذات مال کی فوراً صحت کی جائے۔ اسی سلسلہ میں پنڈی بہاء الدین ضلع گجرات کے ایک شخص جلال الدین نے بھی درخواست دی۔ جس پر کچھ اراضی جو اس نے ایک شخص مسمی حکم چند کے پاس بیع کی ہوئی تھی۔ بیس سالہ مستاجری کے طور پر درج کر دی گئی۔ حکم چند نے دیوانی دعوےٰ کر دیا۔ کہ وہ اراضی کو رہن میعادی پر نہیں رکھنا چاہتا اور اس کو اس کی زر بیع جو کہ (۳۵۰۰) تین ہزار پانسو روپے تھی۔ اور اس کے علاوہ اراضی میں ترقیات کا معاوضہ ساڑھے چار ہزار روپیہ دلایا جائے۔ دعویٰ دائر کرنے کے وقت حکم چند مذکور اراضی کی پیداوار قریباً پندرہ سال حاصل کر چکا تھا۔ لالہ ستار چند ہمنڈاری سب جج درجہ اول گجرات نے حکم چند کو تین ہزار پانسو روپے زر بیع اور دو ہزار ایک سو ستر روپے معاوضہ ترقیات (جو کہ حکم چند نے زمین میں کی تھیں) جملہ پانچ ہزار چھ سو ستر (۵۶۷۰) روپے کی ڈگری دے دی اور حکم دیا۔ کہ جب تک رقم ادا نہ کی جائے۔ اس وقت تک حکم چند اراضی پر بطور مرتہن قابض رہیگا۔ اراضی کے مستاجری قرار دیئے جانے کے بعد اراضی کا نصف حصہ ملک محمد دین صاحب ایڈیٹر رسالہ "صوفی" کے پاس بیع ہو چکا تھا۔ اور سب جج صاحب نے ملک مذکور کو بھی اس ڈگری کا پابند کر دیا تھا۔

اس حکم کے خلاف جلال الدین اور ملک محمد دین صاحب نے لاہور ہائیکورٹ میں۔ حکم کے اس حصہ کے خلاف کہ "زر ڈگری اراضی پر تا ادائیگی مستقل بار رہے گا"۔ اپیل کی۔ ڈپٹی کمشنر گجرات نے ہائیکورٹ میں نگرانی کی۔

آج اپیل اور نگرانی ہر دو کی سماعت مذکور بنچ میں ہوئی۔ جلال الدین اور ملک محمد دین صاحب کی طرف سے جناب شیخ بشیر احمد صاحب احمدی ایڈووکیٹ اور ملک محمد اسلم صاحب بیرسٹر لا پیش ہوئے۔ ڈپٹی کمشنر گجرات کی طرف سے مسٹر محمد منیر اسسٹنٹ ایڈووکیٹ جنرل پیش ہوئے۔ حکم چند کی طرف سے رائے بہادر لالہ کندن لال پوری پیروکار تھے۔

عدالت نے فیصلہ کیا۔ کہ جب ڈپٹی کمشنر ایکٹ انتقال اراضی دفعہ ۱۳ کے مطابق رہن کی میعاد کا تعین کر دے تو اس کے بعد عدالت دیوانی اس معاملہ کے متعلق فیصلہ کرنے کی مجاز نہیں۔ کیونکہ ایکٹ انتقال اراضی کے ماتحت صرف ڈپٹی کمشنر مجاز ہے۔ کہ یا بیع کی اجازت دے یا اراضی کے رہن کی میعاد کا تعین کر دے مشتری بیع کے بعد نہ تو اراضی کی قیمت واپس لے سکتا ہے۔ اور نہ ترقیات کا معاوضہ وصول کرنے کا مجاز ہے۔ چاہے اس کی رہن میعادی منظور ہو یا نہ ہو۔ قانوناً اس کو رہن میعادی سے زیادہ کچھ نہیں دے سکتا کیونکہ اگر ایک شخص غیر زراعت پیشہ ہونے کے باوجود زرعی اراضی خرید لیتا ہے۔ تو وہ اپنے فعل کا خود ذمہ وار ہے۔ اور قانون اس کو رہن میعادی دلانے کے علاوہ اس کی کچھ امداد نہیں کر سکتا جو قانونی سوال مقدمہ ہذا میں پیدا ہوئے ان کے متعلق یہ پہلا فیصلہ ہے۔ اور بدیں وجہ پنجاب بھر کے زراعت پیشہ اشخاص کے لئے ایک خاص اہمیت رکھتا ہے

لکھنؤ میں آریہ سماج سے کامیاب مناظرہ

امسال آریہ سماج چھاؤنی لکھنؤ نے ایک جلسہ منعقد کیا اور باہر سے پنڈت دیانند صاحب مناظر کو اسی مقصد کے لئے بلایا۔ جماعت احمدیہ لکھنؤ کو دعوت دی گئی۔ جسے فوراً قبول کر لیا گیا۔ مولوی عبد المالک خانصاحب مولوی فاضل اور پنڈت دیانند صاحب آف کاشی سے صبح پونے نو بجے مناظرہ شروع ہوا۔ موضوع "کیا ویدک دھرم ایشوری دھرم ہے" تھا۔ چونکہ مناظرہ کا اعلان ہو چکا تھا۔ اس لئے حاضری کافی تھی جس میں اکثریت مسلمانوں کی تھی۔ مولوی صاحب موصوف نے ثابت کیا۔ کہ درحقیقت دھریوں اور آریہ دھرم میں کوئی فرق نہیں۔

آپ نے فرمایا۔ لابدی ہے۔ کہ ہر وہ مذہب جو خدا تعالےٰ کی طرف سے ہونے کا دعوےٰ کرتا ہے۔ خدا تعالےٰ کی ان اعلےٰ صفات کا حامل ہو۔ جو مجموعی طور پر قرآن کریم نے بالوضاحت بیان فرمائی ہیں۔ یعنی اللہ تعالےٰ کا واحد۔ مالک۔ قیوم۔ سمیع وعلیم وغیرہ ہونا۔ لیکن آریہ دھرم ان صفات کا اللہ تعالےٰ کی ذات میں موجود ہونے کا منکر ہے۔ فاضل مقرر نے اولاً قرآن مجید سے اور ازاں بعد قرآنی دلائل کو عقلی اور منطقی لباس میں پیش کیا۔ جسکو مجمع نے نہایت گہری دلچسپی سے سُنا۔

تقریر کو جاری رکھتے ہوئے مولوی عبد المالک صاحب نے فرمایا کہ دھرم کی پیروی کی غرض وغایت یہ ہے۔ کہ انسان کا خدا تعالےٰ سے ایسا تعلق قائم ہو جاوے کہ ایسے انسان پر اللہ تعالےٰ قول وفعل سے ظاہر ہو۔ یہ قرآنی معیار اس قدر گراں تھا۔ کہ آریہ مہاشہ صاحب اس کی تاب نہ لا سکے۔ احمدی مقرر نے چیلنج کیا۔ کہ آریہ دھرم کی پیروی سے نہ ایسا انسان اس قابل ہوا اور نہ ہو سکتا ہے۔ بدیں وجہ کہ از روئے عقائد آریہ کلام الٰہی کا سلسلہ بند ہے۔ اور وہ الٰہی نور جو اپنے ماننے والوں کو منور کرتا ہے۔ اس سے آریہ دھرم تہیدست ہے۔ اور یقیناً یہ دھرم اب ایک گُل شدہ چراغ۔ ایک مرجھایا ہوا پھول اور اُجڑا بستان ہے۔

آریہ پنڈت جی نے جب یہ محسوس کیا۔ کہ ان زبردست دلائل کا انکے پاس جواب نہیں۔ تو پہلے تو غیر معقول تقریر کر کے وقت کو پورا کیا اور جب یہ سٹاک بھی ختم ہوگیا۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر بلا وجہ خارج از مبحث اعتراضات شروع کر دیئے۔ اس سے قبل مجمع نے پنڈت جی کو توجہ دلائی جسکا انکے پاس جواب نہ تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر اعتراضات سنکر مسلمانوں نے پنڈت جی سے کہا۔ کہ وہ بے سود مسلمانوں میں اسطرح افتراق پیدا کرنے کی کوشش صرف اسلئے کر رہے ہیں۔ کہ ان کے پاس فاضل احمدی مقرر کے دلائل کا قطعاً کوئی جواب نہیں۔ بالآخر مجمع کے پرزور مطالبہ پر پنڈت جی نے لاجواب ہونیکا اقرار کیا۔ غرض دو گھنٹہ بعد مناظرہ ختم ہوا۔ اور مسلمان مولوی عبد المالک صاحب کو نہایت عزت وتکریم سے ایک مکان پر لے گئے۔ جہاں آپ کی شربت وغیرہ سے تواضع کی۔ اور شکریہ ادا کیا۔

خاکسار۔ سید ارتضیٰ علی۔ لکھنؤ۔

احمدیہ انجمنوں کے جدید عہدہ داروں کی منظوری

مندرجہ ذیل انجمنوں کے لئے حسب ذیل عہدہ دار تاریخ اشاعت اعلان ہذا سے ۳۰ر اپریل ۱۹۴۱ء تک تین سال کیلئے منظور کئے جاتے ہیں۔ سابقہ عہدہ داروں کو چاہیئے۔ کہ فوراً مکمل ریکارڈ کے ساتھ ان کو اپنے اپنے کام کا چارج دیدیں۔ اگر کسی انجمن کے منتخب شدہ عہدیدار کا نام فہرست ہذا میں شائع نہیں ہوا۔ تو اُسے متعلقہ دفتر سے اس کے متعلق کسی اطلاع کا منتظر رہنا چاہیئے۔ اور جب تک متعلقہ دفتر سے کوئی اطلاع نہ ملے سابقہ عہدہ دار ہی کام کرتے رہیں۔ ناظر اعلےٰ

گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ

پریذیڈنٹ سید نذیر حسین صاحب
سکرٹری تعلیم و تربیت ،، ،،
جنرل سکرٹری چوہدری فضل الرحمٰن صاحب
سکرٹری مال ،، ،،
سکرٹری مال تحریک جدید چوہدری محمد خورشید ،،
محاسب ،، ،، ،،
سکرٹری تبلیغ ماسٹر قادر بخش صاحب
نائب ،، محمد بوٹے خانصاحب
سکرٹری عام تحریک جدید شیخ غلام رسول ،،
نائب محاسب چوہدری ہدایت اللہ صاحب

سیدوالا ضلع شیخوپورہ

سکرٹری مال میاں احمد الدین صاحب زرگر
،، امور عامہ میاں غلام محمد صاحب زرگر
،، تبلیغ ،، ،، ،،
،، امور خارجہ حکیم شیخ امام الدین صاحب
،، تعلیم و تربیت میاں محمد رمضان ،،
،، ضیافت حکیم شیخ امام الدین صاحب
آڈیٹر میاں شیر محمد صاحب زرگر
امین میاں سراج الدین صاحب قصاب
امام الصلوۃ میاں محمد رمضان صاحب

کوٹلی ضلع گجرات

پریذیڈنٹ چوہدری غلام محمد صاحب ٹھیکیدار
جنرل سکرٹری۔ پیر بشیر احمد صاحب ہاشمی
سکرٹری مال ،، ،، ،،
،، ،، تحریک جدید۔ چوہدری علی محمد صاحب
،، عام ،، ،، مولوی محمد نور صاحب ،،
،، تعلیم و تربیت ،، ،، ،، ،،
نائب ،، ،، حافظ کرم الٰہی صاحب
سکرٹری امور عامہ منشی احمد خانصاحب
،، امور خارجہ ،، ،، ،،
،، تبلیغ چوہدری سردار خانصاحب نمبردار

سکرٹری وصایا چوہدری علی محمد صاحب

رائے پور (ریاست نابھ)

پریذیڈنٹ میاں اللہ بخش صاحب
سکرٹری مال میاں رحمت علی صاحب
،، تبلیغ میاں علیم الدین صاحب عارف
،، خدام الاحمدیہ ،، ،، ،، ،،

بغداد (ایران)

سکرٹری تبلیغ قریشی محمد اقبال صاحب
،، تعلیم و تربیت مولوی محمد صدیق صاحب
،، وصایا چوہدری رحیم داد صاحب
نائب ،، مرزا فتح محمد صاحب
سکرٹری تحریک جدید۔ ملک معراج الدین ،،
،، مال ،، ،، ،،
آڈیٹر مسٹر دلشاد بخت صاحب
لائبریرین مرزا محمد سعید احمد صاحب

دہاڑی منڈی ضلع ملتان

پریذیڈنٹ حکیم محمد یعقوب شاہ صاحب
سکرٹری مال ،، ،، ،، ،،
،، تبلیغ ماسٹر محمد طفیل صاحب
امام الصلوۃ حکیم محمد یعقوب شاہ صاحب

ڈنگہ ضلع گجرات

پریذیڈنٹ میاں احمد الدین صاحب
سکرٹری مال ،، ،،
وائس پریذیڈنٹ بابو عطا محمد صاحب
سکرٹری تبلیغ ،، ،، ،،
سکرٹری مال تحریک جدید ،، ،،
،، عام ،، ،، محمد صغیر صاحب
،، امور عامہ شیخ فیروز الدین صاحب
،، ضیافت میاں نور ماہی صاحب
امام الصلوۃ بابو عطا محمد صاحب
نائب ،، محمد صغیر صاحب

لکھنؤ

سکرٹری انصار اللہ منصور احمد صاحب
لائبریرین مرزا اکبر الدین صاحب

بنوں

امین ڈاکٹر محمد الدین صاحب

پونچھ

پریذیڈنٹ منشی دانشمند صاحب
سکرٹری ڈاکٹر بشیر محمود صاحب

شاہ پور

پریذیڈنٹ ملک عمر خطاب صاحب
،، تبلیغ ،، ،، ،،
،، وصایا میاں دوست محمد صاحب
،، تحریک جدید ،، ،، ،،

نند گڑھ بنگال

جنرل سکرٹری حیدر خانصاحب
سکرٹری تعلیم و تربیت احمد صاحب تحصیلدار

سکرٹری تبلیغ امام حسین صاحب
،، مال امیر صاحب چکوڑی

کوئٹہ

جنرل سکرٹری بابو بشیر احمد صاحب
سکرٹری مال شیخ چراغ الدین صاحب
،، وصایا ،، ،، ،،
محاسب ،، ،، ،،
سکرٹری تعلیم و تربیت۔ ڈاکٹر عبدالمجید خانصاحب
،، تبلیغ شیخ کریم بخش صاحب
نائب سکرٹری تبلیغ۔ بابو عبدالحمید خانصاحب
سکرٹری امور عامہ۔ بابو نواب الدین صاحب
نائب ،، شیخ کریم بخش صاحب
اڈیٹر بابو جمال الدین صاحب
امین شیخ نواب الدین صاحب

اعلان

جماعت احمدیہ دنیال نگیال ضلع میرپور علاقہ جموں کشمیر کیلئے مندرجہ ذیل عہدہ داران آئندہ ۳ تین سال کے لئے مقرر کئے جاتے ہیں۔ (۱) میاں عبدالعزیز صاحب ٹھیکیدار سکرٹری مال (۲) میاں شاہ محمد صاحب محصل (ناظر بیت المال)

334

قربانی ہی وہ راہ ہے جس سے انسان اپنے خدا تک پہونچتے ہیں

۳۱ مئی ۱۹۳۸ء تک چندہ تحریک جدید سال چہارم سو فیصدی ادا کرنیوالے احباب کے نام

(گزشتہ سے پیوستہ)

نام	رقم
بابو محمد شفیع صاحب ننکانہ	۱۰/۰
چوہدری سردار خان صاحب چاندپور	۶/۰
محمد ابراہیم صاحب جھیٹوال	۵/۰
چوہدری رحمت علی صاحب کرتو	۲۰/۰
چوہدری دین محمد صاحب وزیرآباد	۱۰/۰
حافظ رحیم بخش صاحب رام تاڑو	۵/۰
شیخ غلام احمد صاحب سلیو کے چٹھہ	۵/۰
محمد خان صاحب لائل پور	۵/۰
سکینہ بی بی صاحبہ گوجرہ	۵/۰
سید عبد الحی صاحب چک نمبر ۳۲ ج ب	۱۵/۰
ماسٹر محمد عبد العزیز صاحب شور کوٹ	۶/۰
ملک عمر خطاب صاحب شاہ پور	۱۰/۰
چوہدری حاتم علی خان صاحب "	۵/۰
راجہ غلام رسول صاحب "	۵/۰
مخدوم محمد ایوب صاحب بھیرہ	۵/۰
ملک نصر اللہ خانصاحب خوشاب	۵/۰
چوہدری احمد دین صاحب چک ۹۹ شمالی	۵/۰
مولوی نظام الدین صاحب چک ۳۵ ج ب	۵/۰
چوہدری ہدایت اللہ صاحب "	۱۰/۰
والدین و بچگان "	۱۰/۰
منشی عبد اللہ صاحب کھاریاں	۱۰/۰
سید احمد شاہ صاحب "	۵۰/۰
چوہدری شاہ محمد صاحب ٹیالہ سانسان	۵۰/۰
چوہدری تاج محمد صاحب "	۵/۰
منشی عبد الغنی صاحب "	۵/۰
چوہدری محمد الدین صاحب تہال	۵/۰
چوہدری اسمٰعیل صاحب تہال	۵/۰
ماسٹر نذیر عالم صاحب بی اے بی ٹی	۳۰/۰
میاں رشید احمد صاحب رسول کالج	۵/۰
قاضی اکبر محمود صاحب "	۱۰/۰
چوہدری ابراہیم صاحب اسماعیلہ	۱۰/۰
[illegible] پنڈی دالہ	۱۲/۰
بابو عدل محمد صاحب جہلم	۱۲/۰
اہلیہ صاحبہ "	۵/۰
میاں لال الدین صاحب "	۱۲/۰
چوہدری مشتاق احمد صاحب راولپنڈی	۱۵/۰

نام	رقم
چوہدری عبد اللہ خان صاحب راولپنڈی	۱۵/۰
مستری غلام علی صاحب کھوکھر "	۸/۰
محمد شفیع صاحب کھوکھر "	۷/۰
چوہدری عبد الرحمٰن صاحب "	۱۵/۰
اہلیہ و بچگان "	۵/۰
شیخ ظہیر محمد خانصاحب "	۱۰/۰
شہاب الدین صاحب چک لالہ	۵/۰
ماسٹر عبد الرحمٰن صاحب کیمبل پور	۵/۰
اہلیہ صاحبہ "	۵/۰
میاں ولایت خانصاحب سروالہ	۱۰/۰
مولوی محمد عثمان صاحب ڈیرہ غازیخان	۱۲/۰
بابو محمد یوسف صاحب جام پور	۵/۰
مرزا عبد الرحمٰن صاحب پشاور	۲۵/۰
چوہدری غلام حسن خانصاحب نوشہرہ چھاؤنی	۳۰/۰
استانی کنیز فاطمہ قادیان	۵/۰
استانی امۃ العزیز عائشہ صاحبہ قادیان	۲۰/۰
منشی سعید احمد صاحب محرر تحریک جدید	۵/۰
مولوی محمد احمد صاحب ٹیوٹر قادیان	۱۱/۰
بابا شیر محمد صاحب "	۶/۰
ملک محمد طفیل صاحب محلہ دار البرکات "	۵/۰
مولوی عبد الاحد صاحب پٹھان "	۵/۰
منشی فضل احمد صاحب گورنمنٹ بنگل	۲۰/۰
ملک امام الدین صاحب سمبڑیال	۳۵/۰
ڈاکٹر محمد منیر صاحب امرتسر	۴۰/۰
والدہ صاحبہ ڈاکٹر محمد منیر صاحب "	۲۰/۰
گیانی محمد لطیف صاحب "	۵/۰
اختر المحمود صاحبہ امرتسر	۸/۰
چوہدری بشیر احمد صاحب [illegible] انبالہ	۵/۰
سردار بیگم اہلیہ مستری غلام حسین صاحب شاہدرہ	۵/۰
کے۔ بی محی الدین صاحب کنانور	۱۰/۰
چوہدری غلام حسین صاحب چھینکے	۳۵/۰
" حیات محمد صاحب "	۵/۰
" خان محمد صاحب "	۱۰/۰
" سردار خان صاحب "	۲۰/۰
معہ اہلیہ صاحبہ " "	

نام	رقم
ہمشیرہ صاحبہ مسعود احمد صاحب امرتسر	۱۰/۰
ملک فیروز الدین صاحب جھگڑیاں	۱۲۵/۰
ڈاکٹر نزل حسین صاحب پونہ	۵۰/۰
سید عبد الرحمٰن صاحب گگھڑ	۲۰/۰
سید محمد مسعود احمد صاحب پھلور	۳۵/۰
صوبیدار محمد خانصاحب پچنند	۱۵/۰
بابو فضل الدین صاحب لاہور	۵۰/۰
عبد الرشید صاحب معہ اہلیہ "	۱۰/۰
میاں ولایت حسین صاحب دوکاندار دار الفضل	۲۰/۰
ڈاکٹر محمد بخش صاحب دار الرحمت	۸/۰
خوشی محمد صاحب محلہ دار السعت	۵/۰
مرزا محمد شفیع صاحب محاسب	۶۰/۰
سیٹھ محمد غوث صاحب حیدرآباد دکن	۳۱۰/۰
سید مجید اللہ صاحب "	۱۰/۰
سید حسین صاحب ذوقی "	۵/۰
ملک شبیر علی صاحب "	۲۵/۰
ماسٹر فتح محمد صاحب ہیڈ ماسٹر چک نمبر ۹ شمالی	۶۱/۰
شیخ فضل الرحمٰن محمد اقبال صاحب چونہ گڑھ	۵۰/۰
میاں امام الدین صاحب وزیرآباد	۱۰/۰
نعیر الدین احمد صاحب بیگووالہ معہ اہلیہ	۱۵/۰
چوہدری الہ دین صاحب بھینی بھانگر	۵/۰
چوہدری بشیر احمد صاحب گڑھی شاہو لاہور	۱۵/۰
محمد عبد اللہ صاحب چک ۱۱۷ چھور	۵/۶
منشی نادر علی صاحب شیخ پور	۵/۰
ماسٹر غلام محمد صاحب پنشنر دار الفضل قادیان	۱۲/۰
سید حسام الدین صاحب محمد پور	۱۶/۰
سید [illegible] الدین صاحب برادر " "	۶/۰
مہر عبد اللہ صاحب سرائے عالمگیر	۵/۰
ملک نبی بخش صاحب چھوٹا اودے پور	۲۰/۰
میراں بخش صاحب لالہ موسیٰ	۵/۰
راجہ محمد عبد اللہ صاحب چک ۳ شمالی	۵/۰
اہلیہ مرزا محمد اشرف صاحب لاہور	۵/۰
" ڈاکٹر عبید اللہ صاحب "	۶/۰
" قاضی محمد اسلم صاحب "	۵/۰
ملک نور خان صاحب	۶/۰

نام	رقم
بیگم میاں عطاء اللہ صاحب امرتسر	۱۰/۰
مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری	۳۰/۰
امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ اہلیہ سید عباس علی شاہ صاحب سندھ	۵/۰
مستری کرم الدین صاحب دہلی	۶/۰
میاں غلام حسین صاحب "	۱۰۰/۰
بابو محمد عمر صاحب "	۵/۰
بابو عبد المجید صاحب "	۱۲/۰
چوہدری فضل احمد صاحب لاہور	۳۵/۰
چوہدری حاکم خان صاحب سرڈھہ	۵/۰
عبد الرحمٰن صاحب بیجبارہ	۶/۰
ڈاکٹر ایس اے صوفی جگادری	۱۵/۰
منشی عمر الدین صاحب گنڈا سنگھ	۵/۰
مولانا عبد الرحیم صاحب درد لنڈن	۱۳۱/۴
مولوی جلال الدین صاحب شمس "	۱۰/۰
مسز بسکٹ لنڈن	۱۳/۱/۴
مستری رحیم اللہ صاحب شاہ آباد کرنال	۲/۰
میاں عبد اللطیف صاحب مردان	۰/۰
شیخ نیاز الدین صاحب سوداگر "	۵/۰
" عبد العزیز صاحب اوکاڑہ	۳۰/۰
چوہدری رحمت خان صاحب عزیز پور ڈوگری	۵/۰

چوہدری محمد شفیع صاحب گنج مال ڈوگری ۱۰/
منشی مہر محمد خانصاحب پٹواری بھیرہ ۵/
ظفر احمد خانصاحب فیروزپور ۵/
ماسٹر امام بخش صاحب مدرس پٹی قیصرانی ۵/
آمنہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری اعظم علی صاحب سب جج زیرہ ۳۵/
میاں علی شیر صاحب زیرہ ۵/
شیخ محمد الدین صاحب " ۵/
ڈاکٹر عبد الحمید صاحب لائل پور ۱۰۰/
اہلیہ صاحبہ " " " ۵۰/
کرم بی بی والدہ نذیر احمد صاحب مرحوم " ۵/
چوہدری غلام نبی صاحب شملہ ۱۰/
میاں حیات محمد صاحب اوورسیر پشاور ۱۲۰/
مولوی برکت علی صاحب لائق پریذیڈنٹ لدھیانہ ۳۰/
میاں برکت علی صاحب لدھیانہ ۱۰/
عبد الحکیم صاحب بستی بابو دالی جھنگ ۵/
چوہدری محمد عبد اللہ صاحب جھنگ ۵/
ناصر علی صاحب " ۴۰/
چوہدری نواب الدین صاحب بھاگو وال ۵/
غلام رسول صاحب بھاگووال ۵/
فاطمہ بی بی اہلیہ چوہدری سردار خاں صاحب شیخ پور ۵/
راجہ طالب خاں صاحب جھنگ ۸/
راجہ علی محمد صاحب لاہور ۱۲۰/
بابو محمد شریف صاحب " ۶/
مستری عبد الخالق صاحب بودھرا ۵/
بابو غلام احمد صاحب سب پوسٹماسٹر " ۲۰/
بابو محمد صادق صاحب لاہور چھاؤنی ۵/

محمد انور سوندھا خانصاحب للال ۵/
صغریٰ خانم صاحبہ سرگودھا ۵/
چوہدری محمد بخش صاحب " ۱۰/
چوہدری چیچی خانصاحب مرڈعہ ۵۵/
محمد بشیر احمد صاحب میرٹھ چھاؤنی ۶۰/
بابو فقیر اللہ صاحب بیوکی ۱۰/
چوہدری دوست محمد خانصاحب ایم۔اے رہتک ۲۵/
جمال الدین و فتح الدین صاحبان ماہل پور ۱۰/
چوہدری محمد اسلم صاحب چھور ۱۳/
اہلیہ صاحبہ " " " ۹/
ماسٹر بشیر احمد صاحب معہ اہلیہ صاحبہ چارکوٹ کشمیر ۱۰/
محمد سرور شاہ صاحب بی۔اے علی گڑھ ۵/
آمنہ بیگم صاحبہ اہلیہ لفٹنٹ ہادی علی خانصاحب رام پور ۶/
بابو محمد نذیر صاحب پوسٹمین امرتسر ۵/
مستری مہر اللہ صاحب امرتسر ۱۵/
والدہ صاحبہ مسعود احمد صاحب " ۲۰/
ماسٹر عبد اللہ صاحب ڈاریاں کلاں لدھیانہ ۵/
استانی امتہ القیوم صاحبہ کاٹھ گڑھ ۵/
صوبیدار میجر چوہدری نظام الدین صاحب نبالہ ۱۰۰/
چوہدری اللہ داد خانصاحب لاہور ۵/
" محمد سعید صاحب بیجورہ ۳۵۰/
اہلیہ صاحبہ " " ۵۰/
منشی خادم علی صاحب مل پور کھیوہ باجوہ ۱۰/۱/-

منشی رشید الدین صاحب راولپنڈی ۱۰/
غلام رسول صاحب " ۵/
مولوی محمد شفیع صاحب " ۱۰/
راجہ فتح محمد خانصاحب " ۵/
شیخ غلام محمد صاحب " ۵/
بھائی اللہ بخش صاحب " ۱۰/
محمد یعقوب صاحب " ۱۰/
احمد الدین صاحب " ۱۰/
محمد عالم صاحب " ۵/
جمیلہ خاتون صاحبہ بھوپال ۱۵/
غلام محمد صاحب چوکھٹا نواں کنجاہ ۵/
مرزا برکت علی صاحب " ۵/
ہمشیرہ صاحبہ عنایت اللہ صاحب راولپنڈی ۵/
بھائی ہدایت اللہ صاحب " ۵/

سید بشیر احمد صاحب ڈاہنڈ و گجرانوالہ ۶/
چوہدری عبد الستار خانصاحب دار الفضل ۵/
بابو محمد شریف صاحب فیروزپور ۶۲/
عبد الرشید خانصاحب معہ اہل و عیال بنارس ۱۴۸/
اہلیہ صاحبہ " " ۱۰/
محمد حسین صاحب چک ۵۶۵ لائل پور ۵/
چوہدری اللہ دین صاحب چک ۱۶۶ مراد ۱۰/
چوہدری غلام محمد صاحب محمود آباد ۱۰/
" علم الدین صاحب " ۵/
نسیم اللہ صاحب بورڈنگ تحریک جدید۔ قادیان ۵/
سلطان عالم صاحب " " " ۵/

(باقی آئندہ)

تجربہ کار باورچی

نظارت ہذا میں دو تین احمدی باورچیوں کی درخواستیں کسی جگہ کام پر لگانے کے لئے آئی ہوئی ہیں۔ اگر کسی دوست کو کسی باورچی کی ضرورت ہو۔ تو نظارت ہذا کو مطلع فرمائیں۔ امید ہے ان کی خواہش کے مطابق باورچی کا انتظام ہو جائے گا

ناظر امور عامہ۔ قادیان

ضرورت ملازمین

ایک ادارہ میں ایک ویٹرنری انسپکٹر۔ ایک ویٹرنری اسسٹنٹ اور ایک بنگلور کالج کی ڈگری پاس یعنی G. B. V. C کی ضرورت ہے احباب اپنی درخواستیں مقامی عہدہ داران کی سفارش کے ساتھ سرنامہ کی جگہ خالی چھوڑ کر نظارت ہذا میں ارسال فرمائیں۔ ناظر امور عامہ۔ قادیان

فارم ۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ منکہ رام سنگھ ولد جاند اس ذات چھابڑ سکنہ اشاری تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دے دی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام جھنگ درخواست کی سماعت کیلئے یوم ۱۶ ۳۸ مقرر کیا ہے۔ لہذا جائے مذکور صدر جھنگ کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں

مورخہ ۲۲ مئی ۱۹۳۸ء

چیئرمین خان بہادر میاں غلام رسول صاحب مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ: مہر عدالت

335

فارم ۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ منکہ سردار ولد احمد ذات صمند دانہ سکنہ علی پور تحصیل جھنگ ضلع جھنگ نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام جھنگ درخواست کی سماعت کیلئے یوم ۱۶ ۳۸ مقرر کیا ہے۔ لہذا جائے مذکور صدر جھنگ کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔

مورخہ ۲۲ مئی ۱۹۳۸ء

چیئرمین خان بہادر میاں غلام رسول صاحب مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ مہر عدالت

ضرورت کلرک

دفتر سیکرٹری احمد آباد سنڈیکیٹ قادیان کیلئے ایک ایسے کلرک کی ضرورت ہے جو کم از کم میٹرک پاس ہونے کے علاوہ انگریزی اردو میں خوشخط لکھنے والا ہو۔ دفتری حساب رکھنا جانتا ہو۔ انگریزی میں خط و کتابت کر سکتا ہو۔ غرض دفتری تجربہ رکھتا ہو۔ تنخواہ حسب لیاقت دی جائے گی۔ خواہشمند اصحاب اپنی اپنی درخواستیں دفتر سیکرٹری احمد آباد سنڈیکیٹ قادیان میں ایک ہفتہ کے اندر اندر بھجوا دیں۔ درخواست کے نیچے اپنا پتہ مکمل درج کریں۔

درخواست کے ساتھ ذمہ دار اصحاب کی تصدیق ہونی چاہیئے

سیکرٹری احمد آباد سنڈیکیٹ

ہندوستان اور غیر ممالک کی خبریں

بمبئی ۱۷ جون حکومت بمبئی کے اعلان کے مطابق ۲۰ جون سے امتناع شراب کی سکیم کا آغاز احمد آباد میں ہونا تھا۔ مگر معلوم ہوا ہے۔ اس تاریخ سے سکیم پر عمل نہیں ہو سکے گا۔ بلکہ چند دن بعد ہوگا۔ امتناع شراب کی وجہ سے حکومت کو ۱۷ لاکھ روپیہ سے زائد سالانہ نقصان ہوگا۔

لنڈن۔ ۱۷ جون ٹائمز کا نامہ نگار مقیم روما رقمطراز ہے۔ کہ مسولینی کابینہ وزارت میں تبدیلیاں کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ چنانچہ اس کا خیال ہے۔ کہ کاونٹ کیا نو کو وزارت داخلہ سپرد کی جائے۔ اور جنرل بالبو کو حبشہ کا وائسرائے مقرر کیا جائے۔

اندور۔ ۱۷ جون یکم جولائی سے ریاست اندور کے پرائمری سکولوں میں طلبہ کو ریاست کی طرف سے دوپہر کا کھانا ملا کرے گا۔ شروع میں اس سکیم کو تین پرائمری سکولوں میں نافذ کیا جائے گا۔ اس تجربہ کے کامیاب ہونے پر دوسرے سکولوں میں بھی یہ سکیم جاری کر دی جائے گی۔ مسٹر جی۔ ایس جہاں لال لوہا نے اس مقصد کے لئے ۲۰ ہزار روپیہ دیا ہے۔

پشاور۔ ۱۷ جون حکومت سرحد نے شیخ محمد شفیع سینئر سرکاری وکیل کو اس عہدہ سے برطرف کر دیا ہے۔ آپ کی برطرفی کی وجہ یہ معلوم ہوئی ہے۔ کہ آپ نے مقدمہ سرکار بنام تراب علی پہلوان میں اس رائے کا اظہار کیا تھا کہ مقام حادثہ پر وزیر اعظم کا پہنچنا نامناسب تھا۔

لاہور۔ ۱۷ جون۔ ایف۔ اے کے امتحان کا نتیجہ شائع ہو گیا ہے۔ اس امتحان میں نمبروں کا مجموعہ ۶۵۰ تھا۔ سب سے زیادہ گورنمنٹ کالج لاہور کے ایک طالبعلم راجندر ناتھ کپور نے ۵۲۴ نمبر حاصل کئے۔ امتحان میں شامل ہونے والے طلبا میں سے میڈیکل گروپ کے ۵۹۲ اور نان میڈیکل گروپ کے ۸۱۳ اور آرٹ کے ۹۷۶۷۴ تھے۔

پٹنہ۔ ۱۷ جون آج اکہ والوں اور کوچوانوں کا ایک جلوس بلدیہ کے اس حکم کے خلاف کہ جو کوچوان اور اکہ والا لائیسنس کے بغیر پکڑا جائے اس کا چالان کر دیا جائے احتجاج کرنے کے لئے نکلا یہ جلوس تین میل لمبا تھا۔ ارکان جلوس کا مطالبہ یہ ہے۔ کہ لائیسنس کی قیمتوں میں ۵۰ فیصدی تخفیف کی جائے۔

وائنا۔ ۱۶ جون سرکاری طور پر معلوم ہوا ہے۔ کہ ہٹلر جمعہ کے روز یہاں آئے گا۔ آسٹریا کی نازی پارٹی میں جو اختلافات پیدا ہو گئے ہیں۔ یہ ورود ان اختلافات کو رفع کرنے کے سلسلہ میں ہے۔

شنگھائی۔ ۱۶ جون۔ دریائے زرد میں قیامت خیز طوفانی آئی ہے۔ پانی ہونان کے وسطی میدانوں میں نہایت سرعت کے ساتھ پھیل رہا ہے۔ جاپانی اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ اسوقت تک سیلاب میں ایک لاکھ پچاس ہزار چینی ڈوب چکے ہیں۔ اور تین لاکھ بے خانماں ہو گئے ہیں۔ چینیوں کا بیان ہے۔ کہ جاپانیوں کی بمباری کے باعث بند ٹوٹ گئے ہیں۔ اس وجہ سے تمام علاقہ زیر آب ہو گیا ہے۔ جاپانی کہتے ہیں۔ کہ چینیوں نے ہماری پیش قدمی روکنے کے لئے دریا کے بند آپ توڑ دیئے ہیں۔

پیکن۔ ۱۷ جون دریائے زرد کی طغیانی کے باعث تین ہزار مربع میل علاقہ زیر آب ہے۔ دریائے زرد ۲ میل سے ۱۰ میل تک چوڑائی میں تباہی پھیلاتا ہوا بڑھ رہا ہے۔ پانچ لاکھ سے زیادہ انسان بے گھر ہو چکے ہیں۔

ٹوکیو۔ ۱۶ جون جاپانی طیاروں نے قصبہ کوبلین پر بم برسائے اور ۱۲ چینی طیار ہوائی مستقر میں تباہ کر دیئے گئے۔

میڈرڈ۔ ۱۶ جون کل ویلنشیا پر بمباری کی گئی۔ اس میں برطانوی جہازوں کو بھی نشانہ بنایا گیا۔ فرانس کا ایک سٹیمر اور ایک کشتی ڈبو دی گئی۔ اس کے علاوہ ایک اور کشتی کو آگ لگ گئی۔

برلن ۱۷ جون اس ہفتہ میں ایک ہزار سے زائد یہودی گرفتار کئے گئے یہودیوں کو حکم دیا گیا ہے۔ کہ وہ اپنی دکانوں پر سائن بورڈ لگائیں۔ کہ یہ یہودی کی دکان ہے۔ جن بچوں کے ماں باپ یہودی ہیں انہیں جرمنی کے حقوق شہریت سے محروم قرار دیا گیا ہے۔ کوئی یہودی حکومت کو اطلاع دیئے بغیر اپنی جائیداد فروخت نہیں کر سکتا۔ گھوڑ دوڑ دیکھنے کے لئے بھی کوئی یہودی ٹکٹ حاصل نہیں کر سکتا۔

لائل پور۔ ۱۷ جون ڈاکٹر علی احمد نے جو کانگرس ورکنگ کمیٹی کے رکن تھے استعفیٰ داخل کر دیا ہے۔ وجہ یہ بیان کی جاتی ہے۔ کہ آپ نے ایک تقریر میں مہاسبھایانہ ذہنیت پر سخت نکتہ چینی کی تھی۔ جسکے دوران میں آپ کو سٹیج سے اتار دیا گیا۔

پیرس (بذریعہ ڈاک) لیفٹ پارٹی کے ممبروں کی مخالفت زور پکڑ رہی ہے۔ جس کی وجہ سے وزیر اعظم فرانس نہ صرف پریشان ہیں۔ بلکہ مستعفی ہو جانے کے لئے طیار ہیں۔ سوشلسٹوں کی طرف سے جولائی میں موجودہ وزارت کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک پیش ہونے والی ہے

پٹنہ۔ ۱۷ جون معلوم ہوا ہے۔ بہار گورنمنٹ نے تمام جیلوں کے نام ہدایات جاری کر دی ہیں۔ کہ آئندہ قیدیوں کو ٹاٹ کے کپڑے نہ پہنائے جائیں۔ نہانے دھونے کے لئے کافی پانی اور وقت دینے کا بھی حکم جاری کیا گیا ہے

لنڈن۔ ۱۷ جون مسٹر جارج فرانس سٹیفن کرٹس سابق جج ہائی کورٹ رنگون انتقال کر گئے ہیں۔

شملہ۔ ۱۸ جون چودھری سر شہاب الدین صاحب سپیکر پنجاب لیجسلیٹو اسمبلی جب اسمبلی کے اجلاس کے لئے آ رہے تھے تو راستے میں پولیس اور ڈاکٹری معائنہ کرنے والوں نے ان کی موٹر روک لی اور ان سے نام دریافت کیا سر شہاب الدین صاحب نے نام بتانے سے انکار کر دیا اور اپنے ملازموں کو بھی ہدایت کر دی کہ وہ نام نہ بتائیں چودھری سر شہاب الدین موٹر کار سے اتر کر پیدل چل پڑے کہ ایک ملازم نے نام بتا دیا۔ اور موٹر کو آگے جانے دیا گیا۔ چودھری صاحب کے نزدیک راستہ میں ڈاکٹری معائنہ اور اسطرح نام دریافت کرنے کا طریق قابل اعتراض ہے۔ اور وہ اسے منسوخ کرانے پر زور دیں گے۔

امرت سر ۱۷ جون۔ ڈاکٹر سیف الدین صاحب کچلو کے بڑے بھائی خواجہ عباد اللہ صاحب بعمر ساٹھ سال آج وفات پا گئے جنازہ کے ہمراہ ہندو مسلم اور سکھ ہزارہا کی تعداد میں تھے۔

شملہ۔ ۱۸ جون مسٹر کے ایل گابا کے علاوہ ملک برکت علی بھی یونینسٹ پارٹی میں شامل ہو گئے ہیں۔

لکھنؤ ۱۷ جون پارلیمنٹری سیکرٹری وزیر انصاف نے پچھلے ہفتہ یو۔پی کے متعدد ڈسٹرکٹ جیلوں کا معائنہ کیا۔ ان کا بیان ہے۔ کہ اصلاحات کے نفاذ کے بعد قیدیوں کی حالت بدرجہا بہتر ہو گئی ہے۔ انہوں نے ایک ہزار قیدیوں سے ملاقات کی ان میں سے ایک قیدی بھی ان پڑھ نہ تھا۔ دوسرے جیلوں میں بھی عنقریب یہ سکیم جاری کر دی جائیگی

وی آنا۔ ۱۷ جون سرکاری طور پر معلوم ہوا ہے۔ کہ سابق چانسلر ڈاکٹر شسنگ نے ایک کونٹس کے ساتھ شادی کر لی ہے۔

مولوی محمد فضل صاحب چنگوی فوت ہو گئے

مولوی محمد فضل صاحب چنگوی جو کچھ عرصہ سے عجیب و غریب دعاوی کرتے رہتے اور اوٹ پٹانگ اشتہارات چھاپ کر لوگوں کو بھیجتے رہتے تھے ان کے متعلق ان کے لڑکے عبد الرؤف خان صاحب کے خط سے معلوم ہوا ہے کہ اچانک ۱۴ جون کو فوت ہو گئے۔ ایک زمانہ میں مولوی صاحب بہت مخلص احمدی تھے

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:۔ غلام نبی